

بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ / بارہواں / بجٹ اجلاس

مباحثات 2009ء

(اجلاس منعقدہ 25/جون 2009ء بمطابق کیم رجب 1430ھ بروز جمعرات)

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
3	میزانیہ بابت سال 10-2009ء پر عام بحث۔	3
4	<u>سرکاری کارروائی</u>	51
(i) وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء)۔		
(ii) بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء)۔		
(iii) ارکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء)۔		
5	مطالبات زربابت سال 10-2009ء پر رائے شماری۔	54

بلوجستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 25 رجون 2009ء بہ طابق کم رجب 1430ھ بروز جمعرات بوقت صبح 11:45 بجکر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوجستان صوبائی اسمبلی ہاں کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الَّمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَبْيَنِي أَدَمَ أَن لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَنَ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌ مُّبِينٌ ۝ وَأَن اَعْبُدُونِي ۚ هَذَا
صِرَاطٌ، مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبَلًا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هَذِهِ جَهَنَّمُ
الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكُفُّرُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ ۝

﴿پارہ نمبر ۲۳ سورۃ نیس آیت نمبر ۶۰ تا ۶۴﴾

ترجمہ: اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قران نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا خلا
دشمن ہے۔ اور میری ہی عبادت کرنا۔ سیدھی راہ یہی ہے۔ شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکادیا۔
کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لئے آج اس
میں داخل ہو جاؤ۔ وَمَا عَلِيَّنَا إِلَّا بِلَاغٍ ۝

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وقہ سوالات، جناب جعفر خان مندوخیل صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔ جعفر خان مندوخیل صاحب کے تمام
سوالات پکارے ہیں وہ نہیں ہیں لہذا یہ تمام سوالات محکمہ تعلیم کے
may be treated as disposed off سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد اعظم داوی (جو ائمہ سیکرٹری لیجسٹلیشن): جناب جعفر خان مندوخیل صاحب نجی مصروفیات
کی بنائکراچی گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی وزیر مواصلات و تعمیرات سرکاری دورے پر ہونے کی بنا آج تا اختتام اجلاس انہوں نے رخصت کی استدعا کی ہے۔

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ صاحب وزیر جنگلات نے اسلام آباد کی ناظری سرکاری دورے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میر امان اللہ خان نو تیزی وزیر ٹرانسپورٹ نے کوئی سے باہر ہونے کے باعث آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)
میزانیہ بابت سال 2009ء پر بحثیت مجموعی عام بحث میر شاہنواز خان مری موجود نہیں ہیں مولوی محمد سرور صاحب!

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

جناب سپیکر! ایک منشیر کے لیے بجٹ پر بحث کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن چونکہ یہاں اتفاق سے اپوزیشن کی کمی ہے اس لیے تھوڑی سی گنجائش ہونی چاہیئے منشیر صاحبان بھی سب کچھ دیکھ کر بولیں۔ جناب سپیکر! میں چیف منشیر بلوچستان نواب محمد اسلم ریسنسی اسٹریٹیجی صاحب، وزیر خزانہ عاصم کرد گیلو صاحب، سینئر وزیر مولانا عبدالواسع صاحب اور دیگر حکومتی ٹیم کو اس حوالے سے مبارک باد پیش کروں گا کہ انہوں نے مشکل حالات میں کچھلی دفعہ بھی اور اس دفعہ بھی مرکزی حکمرانوں کو تنگ کر کے ان سے اس صوبے کے بجٹ بنانے کے لیے صورت حال بہتر بنائی۔ اور اس سال بھی وہی صورت حال تقریباً اس حوالے سے بہتر ہی ہے جہاں تک مولے مسائل کا تعلق ہے کہ این ایف سی ایوارڈ آنا چاہیے بہر حال وہ تو ایک اہم مسئلہ ہے اس صوبے کے مسائل کو حل کرنے کے لیے لیکن وقت طور پر جو بھی اس حکومت نے کیا میرے خیال میں اس سے ہٹ کر میں خواجوہ کسی کی تعریف کروں۔ بہر حال نواب اسلام ریسنسی کی قیادت میں بلوچستان گورنمنٹ نے پچھلے بجٹ اور اس بجٹ میں جو کچھ حاصل کیا میں تو پچھلی اسمبلی میں نہیں رہا ہوں لیکن میرے اندازے کے مطابق شاید اس سے پہلے کچھ نہ تھا 42 ارب PSDP میں سے بلوچستان کا حصہ 50 ارب کرنا اور پچھلے 22 ارب روپے release نہ کر سکے۔ مرکزی حکومت سے اس کی دوبارہ منظوری release اور 9 ارب روپے مختلف ضرورتوں کے لیے حاصل کرنا میرے خیال میں 80 یا 81 ارب حاصل کرنا بہت سارے کہتے ہیں کہ PSDP تو مرکزی حکومت کا ہے میں عرض یہ کہ رہا ہوں کہ مرکزی حکومت کا PSDP ہے وہ بھی یہاں لگے گا رودیا ڈیم وہ بلوچستان میں ہی بنیں گے۔

اس کو ہم مرکزی PSDP کا حصہ یا مرکزی حکومت کا پیسہ نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ اسی صوبے کا پیسہ ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے جناب سپیکر! میرے حساب سے جس سے مجھے خوشی ہوئی ہے اور جس پر میں نواب صاحب کی توجہ بھی چاہوں گا میں ان کا شکر یہ بھی ادا کروں گا مولانا عبدالواسع صاحب کا بھی شکر یہ ادا کروں گا کہ انہوں نے میری معاونت کی مجھے سپورٹ کیا اور بلوچستان کو ایک شارت اور مختصر نیشنل ہائی وے مل گئی۔ جو کہ لورالائی سے براستہ مرغہ کبزری، موسیٰ خیل، درگ اور تو نہ ستریف تک بنے گی۔ جس کی ٹوٹل لاغت انہوں نے ساڑھے سات ارب روپے لگائی ہے اور اس سال بھی اس کے لئے دوارب روپے رکھے ہیں۔ میں خصوصی طور نواب صاحب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے سپورٹ کیا اور میں وزیر اعظم کا تو انتہائی منون ہوں کہ انہوں نے میری درخواست کو قبول کیا۔ اس کے علاوہ موسیٰ خیل جیسے پسمندہ ضلع کی بجائی کے لئے انہوں نے تیرہ کروڑ روپے کی منظوری دی ہے اور اس میں سے تین کروڑ روپے دیئے ہیں اور مزید دس کروڑ روپے اس سال دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ تو دو چیزیں ہو گئیں جس کی مجھے ذاتی طور پر خوشی ہوئی ہے میری ذاتی خوشی اپنی جگہ لیکن موسیٰ خیل کے عوام اور بلوچستان کے عوام کو ہوگی۔ جناب سپیکر! اس نیشنل ہائی وے کے بنے سے اس قدر شارت ہائی وے بلوچستان کو ملے گی اگر صحیح کوئی سے آپ بائی روڈ چلیں تو شام کو آرام سے ملتان پہنچ سکتے ہیں جہاز کے خرچے اور دوسرے خرچوں سے بچ سکیں گے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! بلوچستان کے تین بڑے ذخائر ہرناکی، دُکی اور چمالانگ اس روڈ پر واقع ہیں ان کی معد نیات اسی راستے سے پنجاب کو جائیں گی اور ایک مشکل راستے سے ہم بچ سکیں گے جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس صوبے کے عوام کو تین چیزوں کی انتہائی ضرورت میں محسوس کر رہا ہوں۔ امن و امان، علاج معالجہ اور تعلیم۔ یہ تین چیزیں اس وقت اس صوبے میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جناب سپیکر! میں نیوالگیلانی روڈ پر رہتا ہوں اور میرے آنے جانے کا راستہ زرغون روڈ ہے اس روڈ پر چھ پرا یویٹ ہسپتال ہیں آپ یقین کریں کہیں رش کی وجہ سے اس روڈ سے شام کو بندہ نہیں گز رکتا ہے اس کی وجہ سرف یہ ہے کہ تمام گاڑیاں اور شرمنیضوں کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے کہ سرکاری ہسپتالوں پر لوگ توجہ نہیں دیتے۔ جناب سپیکر: اگر روز بیرونی صاحب توجہ دیں اور معزز زمین کو سنیں۔

وزیر محنت و افرادی وقت: جناب سپیکر! یہ رش صرف اس لئے ہے کہ پہلک سرکاری ہسپتالوں سے ماہیوں ہے وہاں کوئی نہیں جاتا اگر جاتا بھی ہے تو اس کے ساتھ حیوانات جیسا سلوک ہو رہا ہے ڈاکٹروں کی حالت یہ ہے کہ اڈل تو وہ ڈیوٹی پر نہیں آئیں گے اور اگر وہ ڈیوٹی پر آتے ہیں، میں ایک غریب آدمی ہوں میں اکثر مریضوں کے ساتھ ڈاکٹروں کے پاس جایا کرتا ہوں یہ میرا پندرہ سال سے ایک سلسلہ ہے کہ میں مریضوں کے ساتھ ان

کے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہوں میں نے ایسے ڈاکٹروں کو بھی دیکھا ہے اگر مریض اس کے قریب ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے میں آپ کی بیماری کو سمجھ گیا ہوں۔ جناب سپیکر! اس کے پاس کیا علم ہوتا ہے کہ جب مریض اس سے چھٹ کے فاصلے پر بیٹھا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں آپ کی بیماری کو سمجھ گیا ہوں۔ اس لئے کہ اس مریض بیچارے کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اس سے بدبو آتی ہوگی اور ڈاکٹر صاحب چونکہ ایک اعلیٰ انسل کا بندہ ہے اس لئے اس کو ہاتھ لگا کر ظاہر ہے وہ اس کی بدبو سے دور رہتا ہے۔ جناب! انقلاب ہمیشہ اس وقت آتا ہے جب بے انصاف بڑھتی ہے ظلم بڑھتا ہے۔ اس صوبے پر اگر کوئی عذاب آئے گایا تو ٹیچر کے ہاتھوں یا ڈاکٹر کے۔ میں نواب صاحب سے ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہوں کہ آپ ایک فیصد اس صوبے کے غریب لوگوں کے علاج کے لئے دے دیں آپ خود ہسپتا لوں کا دورہ کریں کہ کیا حالت ہے جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے کہ ہم نے عادت ڈال دی جناب! بلوجستان کو کچھ نہیں مل رہا بلوجستان مر گیا ہم مر گئے۔ جناب! کوئی نہیں مرا ہے لکنا پیسہ آرہا ہے کیا ہم نے کبھی انصاف سے، ہم نے اپنے گریبان میں جھانکا ہے کہ وہ پیسہ کہاں جا رہا ہے اور کہاں لگ رہا ہے جناب! اس صوبے میں یہ مغالطہ موجود ہیں مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ رہا ہے اور یہ کہنا بھی نہیں چاہیے کہ یہاں ایک اسکم پر ایک روڈ پر تین تین دفعہ پیسہ نکلتا ہے۔ یہ ہمارے انجینئر صاحبان کی مہربانی سے نکلا ہے یہ ایسے نہیں ہے کہ میں خر بردار رہا ہوں اور کوئی شریک نہیں ہے۔ نہیں اگر میں یہ کر رہا ہوں تو اس میں ہمارے بہت سارے صاحبان شریک ہیں کیا ہمیں یہ بس عادت پڑ گئی ہے کہ جناب! مرکز پیسہ دو مرکز پیسہ دو ہم مر گئے۔ جو پیسہ آرہا ہے وہ کہاں لگ رہا ہے جو ہسپتال بن رہے ہیں ان کا پیسہ کہاں لگ رہا ہے جو دوائی ہسپتا لوں کی وہ کہاں جا رہی ہے غریب تو اسی طرح سڑ رہا ہے جل رہا ہے۔ وہ دوائیاں ڈاکٹر صاحبان کے گھروں میں پہنچ رہی ہیں یا جو ہمارے مخصوص شرافت کا طبقہ ہے اس کو پہنچ رہی ہیں غریب اسی طرح مر رہا ہے۔ عوام کا نام ہے اس غریب کا جو تھانے میں گل سڑ رہا ہے۔ عوام کا نام ہے اس غریب کا جو ہسپتال کے فرش پر پڑا ہوا سکیاں لے رہا ہے۔ عوام کا نام ہے جن کے بچوں کو ٹیچر دو لفظ پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہے جناب سپیکر! میں اس اسمبلی میں بہت ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ بلوجستان کا ٹیچر دہنی میں بیٹھ کر کاروبار کر رہا ہے کیا یہ ہم سب کے لئے باعث دکھ نہیں ہے؟ اس ٹیچر کو پندرہ بیس ہزار روپے کس کھاتے میں مل رہے ہیں وہ ان معصوم بچوں کو پڑھانے کے لئے۔ جناب! آپ کو یاد ہو گا انگریزوں کے زمانے میں ایک لیویز کا نظام تھا جب کوئی لیویز والا فوت ہوتا تو اس کی جگہ پر اس کے بیٹھ کو نکری دی جاتی۔ اور اس کو یہ حق دیا ہوا تھا اگر آپ نوکری نہیں کر سکتے ہیں تو رخصت دی جاتی تھی اس میں سردار صاحبان، نواب صاحبان یا ملک صاحبان ہوتے تھے ان کی اجازت ہوتی تھی کہ آپ اس کو رکھیں

جب ہم بچے تھے تو سنتے تھے کہ لیو یز نوکری میں وہ UC ادے سکتے تھے لیکن بڑے ہو کر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ٹیچر نے بھی دیا ہے اور ڈاکٹر اور پیر امیڈ یکل شاف نے بھی دیا ہوا ہے۔ اب ایک ٹیچر کو اختیار ہے وہ UC ادے سکتا ہے ڈاکٹر دے سکتا ہے مگر جس نے میڈ یکل ٹینکنیشن کا امتحان پاس کیا ہوا ہے صرف وہ ٹینکنیشن ہے وہ UC کسے دے سکتا ہے۔ ایک ٹیچر جس کو گورنمنٹ پڑھانے کی ٹریننگ دیتی ہے اور اس کے پاس ایک سندر ہوتی ہے سی ٹی کی یا پی ٹی سی کی وہ UC ادے سکتا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمارے سامنے ہو رہی ہیں۔ اس میں اسلام آباد کا کوئی قصور نہیں ہے جناب پسیکر! آپ پنجاب میں جائیں میں گیا ہوں دوائی ہے ڈاکٹر ہے ڈپلن ہے اور صفائی بھی ہے یہاں حالت یہ ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو نے جس ہسپتال کا آغاز کیا تھا میں تو نواب صاحب کی توجہ چاہوں گا سات کروڑ روپے سے جس ہسپتال کا آغاز ہوا تھا بولان میڈ یکل کانج کے نام سے جو بعد میں اربوں میں جا کر مکمل ہوا ہے۔ باپ نے آغاز کیا تھا اور شاید بیٹی نے جا کر اس کو مکمل کیا جناب! اس ہسپتال کی خوبصورت بلڈنگ کہیں بھی نہیں ہے پورے پاکستان میں اس سے کوئی خوبصورت بلڈنگ نہیں تھی آج آپ جا کر اس کی حالت دیکھیں اندر بدبوکی وجہ سے آپ بیٹھنے سکتے۔ کیا یہ ہمارے نصیب میں لکھا ہوا ہے کہ اتنا بڑا ہسپتال بنانا کہ اس کو بعد میں کچھہ دان بنا دے میں درخواست کروں گا چیف منستر صاحب سے کہ وہ ایک دفعہ سند یعنی ہسپتال اور بولان میڈ یکل کمپلیکس کا صحیح معنوں میں وضت کریں کہ ان کی کیا حالت ہے۔ دوسرا میں یہ گزارش کروں گا کہ نواب صاحب ایک پالیسی بنادیں ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے۔ جناب پسیکر! ہوتا یہ ہے کہ جس دن ڈاکٹر کا ٹرانسفر ہو رہا ہے موسیٰ خیل شام کو کینسل ہو جاتا ہے میرا اپنا تجھ بہے میں نے ایک ڈاکٹر کا تبادلہ موسیٰ خیل کرایا اور صحیح میں دیکھا وہ تبادلہ کینسل ہو گیا ہے۔ کینسل ظاہر ہے سیکرٹری شوق سے نہیں کرتا ہے میرے کہنے پر انہوں نے ٹرانسفر کر دیا اور میرے بعد ایک اور صاحب کے کہنے پر کینسل کر دیا کوئی ایسی پالیسی ہوئی چاہئے کہ ایک ڈاکٹر ایک جگہ کم از کم دو سال تک تو رہے ایک ٹیچر کی جہاں پوسٹنگ ہو وہ کم از کم وہاں دو سال تک تو رہے جناب پسیکر! ہوتا یہ ہے کہ تین مہینے ایک ٹیچر پڑھار ہا ہوتا ہے اور بچے اس کی شکل کو دیکھ رہے ہوتے اور اس کو سمجھ رہے ہوتے ہیں بچے ٹیچر کو اور ٹیچر بچوں کی نفیسیات کو سمجھ رہا ہوتا ہے جب وہ ایک دوسرے کو سمجھ جاتے ہیں اور پڑھائی شروع ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ آپ کے ٹیچر کا تبادلہ ہوا ہے جناب! ٹیچر نے کیا پڑھایا ہے؟

جناب پسیکر: شکریہ۔

وزیر محنت و افرادی وقت: میری دوسری گزارش ہے کہ ان دو چیزوں پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے اگر میں موسیٰ خیل کا ذکر نہ کروں تو وہاں کے عوام کے ساتھ نا انصافی ہو گی جو فائی ہو گی جناب! ہم چیخ رہے ہوتے

ہیں لڑ رہے ہوتے ہیں کہ پنجاب میں پیسہ زیادہ جارہا ہے سندھ میں زیادہ جارہا ہے امریکہ سے امداد رہی ہے یہ پیسہ جو اس صوبے کو مل جاتا ہے اس کی تقسیم آگے انصاف کے ساتھ نہیں ہوتی ہے کیا ہم نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی علاقہ پسمند ہے کیا ہم نے یہ سوچا ہے کہ ڈیز کہاں بننے چاہئیں جناب! آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ موسیٰ خیل میں سالانہ پینتالیس ملی میٹر بارش ہوتی ہے اور یہ آپ کو سن کر خوشی ہو گی کہ وہاں کوئی ڈیم نہیں ہے۔ ڈیم وہاں بنائے گئے ہیں جہاں بارش نہیں ہے اور جہاں بارش ہے تو وہاں ڈیم نہیں ہیں۔ یہ صوبے کی بدقسمیٰ ہی ہے کہ منصوبہ بندی اس طرح ہے کہ جہاں پانی سُور کرنے کی ضرورت ہے وہاں ڈیم نہیں ہیں اور سارا پانی ضائع ہو جاتا ہے وہاں ڈیم نہیں بنائے جاتے ہیں اور جہاں پانی نہیں ہے وہاں بے شمار ڈیم بنائے گئے ہیں خشک پڑے ہوئے ہیں تماشہ کیجھ کرو اپس آ جاتے ہیں جناب! گزارش میں یہ کروں گا جہاں جنگلات ہیں ان کو ترقی دی جائے اس ایریا میں بارشیں ہوتی ہیں پانی ہے آپ دیکھیں کشمور سے لے کر وزیرستان تک کوہ سلیمان ہے یادو سرا پہاڑی سلسلہ ہے یہ مون سون کی زد میں ہیں یہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں میرے حساب سے ڈیز کو ہلو، بارکھاں، موسیٰ خیل اور شیرانی میں بننے چاہئیں جہاں بارش نہیں ہے وہاں آپ پیسہ لگا کر صرف سکیم بنا لیں گے اس میں افسروں کو کمیشن مل جائے گا عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جہاں آپ ڈیم بنارہے اللہ نے بارش نہیں دینی۔ آپ وہاں ڈیم بنائیں جہاں اللہ نے بارش دینی ہے۔ جب اللہ مہربان ہے آپ ذرا اللہ کی مہربانی دیکھ کر چلیں جناب! بلوجستان کے جنگلات قیقی ہیں ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے مگر کوئی توجہ نہیں ہے۔ جناب! آپ کو جنگلات کی کوئی اسکیم موسیٰ خیل میں نہیں ملے گی جناب سپیکر! اب میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ فناں نے پندرہ سو ٹیکروں کی پوٹیں دی ہیں منظر فناں موجود ہیں۔ بہر حال انہوں نے فارمولایہ دیا ہوا ہے کہ جہاں سنگل ٹیچر ہو گا جہاں ایک ٹیچر اس کی پڑھائی پر مکمل توجہ دی جاسکتی ہے۔ اور جب یہاں تقسیم کی بات آئی جناب! آپ حیران ہو گئے معلمہ تعلیم نے پندرہ سو پوٹیوں میں سے کوہلو کو صرف دس پوٹیں دی ہیں۔ یہ سب مانتے ہیں کہ کوہلو سب سے زیادہ پسمند ہے اب اس پسماںگی کو مضبوط کر رہے ہیں ڈیرہ گٹھی میں دس، بارکھاں میں پندرہ، موسیٰ خیل میں بیس اور شیرانی میں بھی بیس پوٹیں دی ہیں۔ جناب سپیکر! مجھے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ کیا کوہلو، ڈیرہ گٹھی، بارکھاں، موسیٰ خیل اور شیرانی کے لوگ پاکستانی نہیں ہیں؟ کیا وہ بلوجستانی نہیں ہیں؟ اور آگے سنو جناب سپیکر! معدurat کے ساتھ کوئی نارض نہ ہو کوئی میں ساڑھے تین سو پوٹیں دی ہیں۔ اور جو فارمولہ فناں نے دیا ہوا ہے کہ سنگل ٹیچر سکول کے لئے ایک اور ٹیچر دیا جائے گا جہاں دو ہوئے وہاں نہیں دیا جائے گا۔ ڈیل اور ہائی میں بھی نہیں دیا جائے گا اب آپ دیکھیں کوئی میں ایجو کیشن کا سارا عملہ موجود ہے آپ تصدیق

کر سکتے ہیں کوئی میں سنگل ٹیچر سکول صرف چوتیس ہیں۔ جناب سپیکر! اس اڑھے تین سو میں سے چوتیس گئے بقايا تین سو سولہ ٹیچر ز آپ ان کو کہاں ایڈ جسٹ کریں گے فناں کچھ کہتا ہے فارمولہ کچھ کہتا ہے اور ایجو کیشن ڈیپارٹمنٹ کچھ اور کہتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ تین سو سولہ پوسٹوں کو اس قانون سے ہٹ کر کہاں دیں گے۔ کیا کوہلو کے مری اس کا حق نہیں رکھتے کہ وہاں دوسرا ٹیچر ہو؟ کیا ڈیرہ بگٹی کے ٹیچر یہ حق نہیں رکھتے کہ وہاں دوسرا ٹیچر ہو؟ کیا بارکھان کے ٹیچر یہ حق نہیں رکھتے کہ وہاں دوسرا ٹیچر ان کو مل جائے؟ کیا موئی خیل یہ حق نہیں رکھتا ہے کہ وہاں دوسرا ٹیچر دیا جائے؟ پسمندہ علاقوں میں ٹیچر دیا جائے سب سے پسمندہ علاقت ڈیرہ بگٹی، کوہلو، بارکھان، موئی خیل اور شیرانی۔ جو پسمندہ تھے ہم نے کوشش کی کہ ان کو مزید پسمندہ رکھا جائے جناب سپیکر! کسی کا کوئی قصور نہیں ہے یا ہمیں اسلام آباد والوں نے آ کر کہا کہ اس طرح ظلم کرو۔ کسی نے ہمیں نہیں کہا ہم خود ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سرو ر صاحب! میں نے آپ کو بہت ٹائم دیا ہے شکر یہ۔

وزیر محنت و افرادی وقت: جناب سپیکر! مجھے ہاؤں تو سننا چاہتا ہے اگر آپ نہیں سننا چاہتے تو میں ختم کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی مسٹر فوڈ!

حاجی علی مدد جنگ (وزیر خوراک): پاؤ نٹ آف آرڈر شکر یہ جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب! ہمارے حلقہ میں شیخ زید ہسپتال ہے کلڈنی سنٹر اور کارڈیو ہسپتال ہے۔ اس کو مرکز نے بنایا ہے مگر بدستی سے اس کو چھ سات ہمینوں سے مرکز کی طرف سے کوئی فنڈ نہیں مل رہا ہے کیونکہ ہمارے حلقہ کے لوگ، مستونگ اور دور دراز علاقوں سے لوگ آتے ہیں۔ فنڈ نہ ملنے کی وجہ سے وہ بند ہو رہا ہے تمام ساتھیوں سے خصوصاً ٹنواب صاحب سے گزارش ہے کہ وہ مرکز سے کہیں کہ وہ اس کیلئے فنڈ مہیا کرے کیونکہ اس کے بند ہونے سے ہمارا علاقہ خصوصاً کوئی شہر کو نقصان ہو گا۔

جناب سپیکر: شکر یہ آپ کا پاؤ نٹ ریکارڈ پر آ گیا ہے۔

وزیر خوراک: جناب! دوسری عرض یہ ہے کہ دیگر اسمبلیوں کے ملازمین کی طرح ہمارے اسمبلی ملازمین کو بھی ایک تتخواہ بطور بنس دیا جائے۔ کیونکہ ہمارا صوبہ پسمند ہے یہ لوگ اجلاس کے دنوں میں شام تک محنت کرتے ہیں اور مہنگائی بھی ہے تو جتنے بھی ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہاتھ اوپر کریں اور جناب! آپ اس چیز کا اعلان کریں۔

جناب سپکر: میں اس کا اعلان نہیں کر سکتا ہوں وہ وزیر خزانہ کریں گے۔ آپ کا پونٹ ریکارڈ پر آ گیا ہے۔

Mir Zhoor Hussain Khan khosa on point of order.

میر ظہور حسین خان ھوسہ: جناب سپکر! میں بھی بلوجستان صوبائی اسمبلی اور ایم پی اے ہائل کے ملازم میں کے لئے دو بوس تھنواہ کی سفارش کرتا ہوں۔

جناب سپکر: جب آپ اپنی بجٹ پیچ کر رہے ہوں تو اس وقت کہیں نا۔ وہ وزیر خزانہ کر لیں گے۔ جی جان علی چنگیزی صاحب!

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوائی ایجوکیشن): شکریہ جناب سپکر! بجٹ 10-2009ء جس طریقے سے پیش کیا گیا ہے میں اس بات پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔

جناب سپکر: وزیر خزانہ! پلیز توجہ دیں معزز ممبر کو سنیں جواب بھی دینا ہے۔ جی۔

وزیر کوائی ایجوکیشن: جناب! جس طرح سے موجودہ بجٹ پیش کیا گیا ہے چونکہ میں کابینہ کا حصہ ہوں اس کی ضرور تعریف کرلوں گا۔ ایسے حالات میں اور وسائل کی کمی کی وجہ سے جس طرح سے ہم نے بجٹ پیش کیا ہے وہ قابل تعریف ہے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس بجٹ میں ہم نے زیادہ سے زیادہ عوام کو ریلیف دینے کی کوشش کی ہے۔ تو نواب صاحب اور ان کی ٹیم کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں خاص کر جو پارلیمانی لیڈر صاحبان ہیں انہوں نے جس محنت سے بجٹ پیش کیا ہے یقیناً وہ قابل تعریف ہے۔ مگر کچھ خدشات، میں سمجھتا ہوں جو چیزیں اس بجٹ میں رہ گئی ہیں میں ان کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس طرح کل ہمارے کچھ ممبر صاحبان نے کہا ہے پولیس کے لئے ہم نے اس مرتبہ بہت کم پیسے رکھے ہیں پنجاب نے تو اپنی پولیس کی تھنواہوں میں سو فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ پہلے کہا گیا کہ یہاں بھی ایسا ہی اضافہ ہو گا اور میری یہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں توجہ دی جائے پولیس جو ہماری حفاظت کرتی ہے شہر کے جو حالات ہیں یقیناً اس میں ایک بات کی کمی ہے اس کے پاس وہ وسائل نہیں ہیں خاص طور پر یہاں جو ٹارگٹ ملک کے واقعات ہوتے ہیں ان میں دوسرے شہریوں کے ساتھ ساتھ پولیس کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ یقیناً پولیس کو سامان کی ضرورت ہوتی ہے ان کی اچھی تھنواہیں ہونی چاہئیں دو دن قبل کہا تھا کہ صوبے میں جس قسم کے حالات ہیں جب تک امن نہیں ہو گا جیسا بھی ہم نے خوبصورت بجٹ پیش کیا ہے اور جب یہاں امن ہو گا تو سب کچھ ہو گا اس میں عوام کا فائدہ ہے یقیناً ہم اس بات پر لوگوں کو آزادانہ قابل کر سکتے ہیں کہ آپ کی حکومت نے آپ کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ جناب سپکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اگر ایک تحریک التوا امن و امان کے حوالے سے منظور کی جائے جس پر کسی اور دن ہم بحث کر سکیں۔ اب دوبارہ میں بجٹ

کی طرف آتا ہوں جناب والا! گزشتہ دور حکومت میں واسانے پاپ لائن کا جال بچھایا تھا اس سے ہم نے یہ اندازہ کر لیا تھا کہ اب کوئی میں پانی کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ جو پرانی پاپ لائنیں تھیں وہ بہتر تھیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے جو پلاسٹک کی پاپ لائنیں بچھائی گئی ہیں وہ قبل تھیں ہیں لیکن آگے اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اب بھی کوئی آڈی سے زیادہ آبادی پانی سے محروم ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ واسا والے ان کی لیچ ٹھیک نہیں کر رہے ہیں جس کی وجہ سے شہری مشکلات کا شکار ہیں۔ جناب! میں واسا کے حکام سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں خاص طور پر توجہ دیں ابھی گرمیوں کا مومس ہے پانی کا استعمال زیادہ ہو رہا ہے اس وقت عوام کو شدید قلت کا سامنا ہے۔ جناب والا! یہاں ایک بات یہ زیادہ چل رہی ہے کہ ہمارے ڈاکٹر صاحبان یا پیچر صاحبان یا بہت سے ملازمین ایسے ہیں جو پسماندہ علاقوں میں جاتے نہیں ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے جو کوئی سسٹم متعارف کر رکھا ہے ضلع کی سطح پر یا ڈویژن کی سطح پر جب وہ لوگ اعلیٰ امتحانات پاس کر کے ملازمتوں کا رخ کر لیتے ہیں تو ملازمتیں ان کوں جاتی ہیں بدقتی یہ ہے کہ وہ جن علاقوں کے کوئی سے پڑھ کر آئے ہیں وہ وہاں جاتے نہیں۔ ان مخصوص سیٹوں پر منتخب ہوتے ہیں اب سرکاری نوکری کر رہے ہیں اور وہ سارے کے سارے کوئی آنا چاہتے ہیں جو کہ غلط بات ہے۔ میں آپ سب سے گزارش کرتا ہوں اس طرف بھی توجہ دی جائے یا تو آپ کوئی سسٹم ختم کر کے اس کو پورے بلوچستان کے لئے اوپٹ میرٹ بنادیں یا کوئی سسٹم کے تحت ڈاکٹر حضرات اور پیچر حضرات منتخب ہوتے ہیں تو وہ کم از کم اپنے ضلع میں دس سال خدمات سرانجام دیں اس کے بعد بے شک تبدلہ کر دیا جائے۔ جناب! پچھلے دنوں نواب صاحب نے ہمیں خوشخبری سنائی کہ بیرونی امداد کے طور پر امریکہ سے ایک ارب ڈالر کے فنڈ زکی منظوری دی جا چکی ہے جس میں ساٹھ ممبران شامل ہیں۔ یہ مسئلہ قابل توجہ ہے یقیناً اس سلسلے میں تعلیم و صحت کے حکام بالا سے گزارش کی جاتی ہے کہ ہمارے دوست ایجوکیشن نشر اس طرف توجہ دیں یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ جناب والا! ہزارہ ٹاؤن میں ایک گرل کالج اور ایک گرل ہائی سکول ہے اس سکول کی بلڈنگ گزشتہ تین سال سے مکمل ہے مگر اب تک یہ بلڈنگ فنکشنل نہیں ہے نواب صاحب، وزیر خزانہ اور ایجوکیشن منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ اس سکول کو فنکشنل کر کر وہاں کے عوام کو یہ سہولت میسر کی جائے۔ جناب! ایک چھوٹی سی گزارش ہے جو مہندب تو میں ہیں وہ اپنے ہیرو، اپنے بزرگوں اور اپنے محسنوں کو ہمیشہ اس طریقے سے یاد کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ ان کے نام سے مختلف چیزیں معین کرتی ہیں تاکہ ان کا نام رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے۔ یہاں میں کچھ حوالے پیش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے پی اچ ای کے منسٹر مرتضیٰ باری آغا کے نام سے ایک کالج ہے (مولانا باری کیڈٹ کالج منزکی) ضلع پیشین میں ہے

یقیناً میں اس کی حمایت کرتا ہوں وہ بے شک وہاں کے ہیر و ہیں انہوں نے وہاں کافی خدمات سرانجام دی ہیں جس کی وجہ سے آج ایک کانٹج بن رہا ہے۔ دوسرا فتح خان ائٹر کانٹج بلوجستان مگر میری بد قسمتی یہ ہے کہ میں نے گز شستہ سال اپنے فنڈ سے میجر نادر علی منجمنٹ سائنسز انسٹی ٹیوٹ کے نام سے اس کی بنیاد رکھی۔ دو یونیورسٹیز میں سے ایک گرلز یونیورسٹی ہوم مکمل ہونے کو ہے بوائز یونیورسٹی کا بھی ہم نے سنگ بنیاد رکھا ہے یہ اگلے سال تک فنشنل ہو جائے گی اور انشاء اللہ الگے سال ان میں کلاسز شروع ہو جائیں گی۔ ان میں بی بی اے اور ایم بی اے کی کلاسز ہو گئی ساتھ ساتھ ایک بڑی لا بزریری ہو گی جس کو ہم ان کے ساتھ منسلک کرنا چاہیں گے اور پاکستان کی بہترین یونیورسٹیوں میں سے ہو گئی تو آپ سے گزارش ہے کہ اس طرف بھی توجہ دی جائے جس طرح میرے دوست نے کہا ملازمین کی تخریب ہیں۔ بلوجستان اسمبلی اور ایم پی اے ہوٹل کے ملازمین یقیناً یہ سارا سال ہماری خدمت کرتے ہیں عوام کی خدمت کرتے ہیں اگر ان کی تخریب ہیں بڑھادی جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور آخر میں میری ایک اور گزارش ہے میں آپ سب کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہوں گا ہم نے دیکھا کہ جو مرکز میں بجٹ پیش ہوا ہے بعد میں بہت سی کٹوٹی کی تحریک سامنے آئیں جہاں ملازمین کی تخریب ہیں پندرہ فیصد تھیں ان کو بیس فیصد کر دیا ہے تو اسی طرح ہمارے صوبے میں بھی اس طرح سے بڑھادی جائیں۔ جناب عالی! بجٹ بناتے وقت ہماری ایک شکایت ہمیشہ رہی ہے کہ بجٹ بناتے وقت عوامی نمائندوں کو کم شامل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بعد میں ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ قومی اسمبلی میں بجٹ پر جو کٹوٹی کی تحریکیں چلتی ہیں بجٹ کے خلاف ہوتی ہیں اور بعد میں ان میں تراجمیں کی جاتی ہیں اس کی فقط بنیادی وجہ یہ ہے اگر ارکان کو اس میں برابر حصہ دیا جائے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ تو آئندہ سال ہم یہی موقع کرتے ہیں کہ جب بجٹ بن رہا ہوں میں تمام ارکان کو برابر حصہ دیا جائے اور اس مرتبہ میں ایک اور چیز کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں میں نواب صاحب اور تمام کابینہ کے ارکان کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس سال ترقیاتی فنڈ نو کروڑ ایک ایم پی اے کو اور اس کے بعد پی ایس ڈی پی کے اور پیسے ہیں یقیناً ان سے ہم بلوجستان کے عوام کو زیادہ ریلیف دے سکتیں گے میں آخر میں ایک بار پھر نواب محمد اسلم رئیسانی، وزیر خزانہ جناب محمد عاصم کرد گیلو اور تمام پارٹی کے پارلیمانی لیڈر صاحبان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب پسکر: محترمہ راحیلہ درانی!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پر اسکیوشن ڈپارٹمنٹ): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

جناب پسکر! شکریہ آپ نے مجھے بجٹ پیش پر بولنے کا موقع دیا میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ،

چیف سیکرٹری، ائیڈیشنل چیف سیکرٹری، سیکرٹری فناں اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک بادپیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنے سخت حالات میں یہ بجٹ پیش کیا ہے ایک لیکس فری بجٹ پیش کیا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کا بھی شکریہ ادا کروں گی کہ انہوں نے بلوجستان کی بجٹ سازی میں بلوجستان کے قرضے کو اور ڈرافٹ میں تبدیل کیا اور کافی حد تک قرضہ چھ ماہ تک معاف بھی کیا ہے جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ میں تجاویز پیش کروں گی اگرچہ یہ لیکس فری بجٹ ہے اور اس میں ملاز مین کی تنخوا ہوں اور پیش میں اضافہ کیا گیا ہے jobs بھی دی گئی ہیں اور اس بجٹ میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو بہت ہی زیادہ قبل تعریف ہیں اور ہم تمام لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یقیناً کوئی چیز بھی اس جہاں میں مکمل نہیں ہوتی ہے جس میں بہتری کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ہماری اس سلسلے میں کچھ تجاویز ہوں تو وہ ان کو بہتر خوبصورت بنادیں۔ میں سمجھتی ہوں جیسا کہ مولا ناصر و رصاحب نے بھی کہا ہے پلانگ بہت اہمیت رکھتی ہے ہماری بدستی یہ ہے کہ بجٹ سازی میں ہمیں بہت کم وقت دیا جاتا ہے دو دن چار دن کے اندر اندر آپ اپنی اسکیمیں جمع کر دیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ بجٹ بناتے وقت اس کا سلسلہ تین چار میں سے پہلے شروع ہونا چاہئے ہمیں آگاہ کرنا چاہئے حکاموں کے علاوہ تاکہ ممبران بڑی دلجمی سے اپنے عوام کی جو بھی اسکیمات ہیں وہ جمع کر سکیں۔ اس کے علاوہ پوری دنیا میں جب بھی پلانگ ہوتی ہے وہ سیکٹر وائز ہوتی ہے جو کہ مجھے اس وقت اس بجٹ میں نظر نہیں آتی ہے اگر سیکٹر وائز بھی ہو سیمیں نمائندوں کو بھی مناسب حصہ دیا جائے میری یہ تجویز ہے اس سے بجٹ سازی کا عمل بہتر ہو گا۔ پلانگ جب بھی ہوتی ہے وہ ایک سال کے لئے نہیں ہوتی وہ کم از کم پانچ سال کے لئے ہوتی ہے میری تجویز ہے کہ ہر ایم پی اے کو اپنے حلقتے کے حوالے سے ٹارگٹ دیا جائے کہ وہ جزیل پلانگ دے جس میں سکول، کالج، ہسپتال اور اس طرح کی مختلف چیزیں ہوں تاکہ اس علاقے میں ایک مکمل ڈولپمنٹ نظر آئے۔ ترقی یا نافذہ ممالک میں تو دس دس سال تک شہروں کی پلانگ کی جاتی ہے۔ تو اس طرح سے تمام شہروں کی مکمل پلانگ کی جائے اس سے ہمیں ایک اچھار سپانس ملے گا اور کام بھی نظر آئے گا۔ اس بجٹ میں اس دفعہ ایک چیز نظر آئی اسیں وائٹ پیپر بڑا comprehensive تھا کیونکہ ہم کچھلی حکومت میں بھی رہے ہیں۔ اس کے لئے میں محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کو بھی کو مبارک بادپیش کرتی ہوں کیونکہ اس دفعہ اس میں کوئی چیز چھپائی نہیں گئی ہے کیونکہ اس میں اتنا پیسہ آ رہا ہے تو یہ ساری چیزیں بڑی کلیسر تھیں اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ اب میں ایجوکیشن کی طرف آنا چاہتی ہوں کہ کسی بھی قوم کی ترقی میں ایجوکیشن ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور خاص طور پر خواتین کی جو تعلیم ہے اس کا تو ہمارا مذہب ہمارے رسول ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ہر مومن مرد اور عورت تعلیم

حاصل کرے۔ تو میں یہ suggestion دینا چاہتی ہوں جہاں سکول آپ گریڈ کرنے کی بات ہے تو میں وزیر تعلیم سے یہ کہتی ہوں کہ میرے پاس بہت سارے ساتھی آتے ہیں کہ ہمارے علاقوں میں بچیوں کے سکول ہی نہیں ہیں اس کے ساتھ ساتھ بچیوں کے سکول کو بھی آپ گریڈ کیا جائے اور ہر علاقے میں لازمی تعمیر کئے جائیں اور میں وزیر تعلیم کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اساتذہ اور لیکچرر زکو جو ٹائم سکیل دیا ہے۔ تعلیم قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اساتذہ بھی تعلیم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہر معاشرے میں اساتذہ کو بہت احترام دیا جاتا ہے والدین کے ساتھ ساتھ ہمارا منہب یہ کہتا ہے اساتذہ کا احترام کیا جائے۔ اساتذہ کو مارا جاتا ہے آج بھی وہ سڑک پر کھڑے احتجاج کر رہے ہیں۔ جناب پیغمبر! ہم کہتے ہیں کہ اساتذہ وہاں نہیں جاتے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم پہلے انہیں تحفظ فراہم کریں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہو گئی کہ انہی علاقوں میں جہاں پر وہ اساتذہ خاص طور پر فیصل کوہ مختلف interior علاقوں میں نہیں جاتیں تو ہر کالج کے ساتھ ایک ہائل بنا کر جائے تاکہ انہیں accommodation کا مسئلہ نہ ہو تو کوئی بھی میرے خیال میں جانے سے انکا نہیں کریا جب انہیں ایک سٹیم تحفظ اور رہائشی سہولیات دی جائیں تو یقیناً وہ وہاں پر جائیں گے ہر کالج کے پروگرام میں ہائل ضرور رکھنا چاہیے۔ اسی طرح صحت کے حوالے سے میری suggestion یہ ہے کیونکہ انہوں نے کچھ ڈسٹرکٹ کیلئے کہ وہاں پر ہسپتال بنیں گے میں کہتی ہوں کہ تمام ڈسٹرکٹس میں ماؤں ہسپتال بننے چاہئیں خاص طور پر فیصل ہسپتال بننے چاہئیں اس لئے کہ ہمیشہ سول ہسپتال کارونا رو یا جاتا ہے اور ان کے بننے سے بی ایم اسی ہسپتال پر ذرا پر یہ رکم ہوا وہ وہاں پر ہسپتال ڈاکٹرز کے بغیر نہیں چل سکتے ہمیں وہاں پر بھی یقیناً ڈاکٹر زتعینات کرنے چاہئیں۔ لاءِ اینڈ آرڈر کی جو situation ہے وہ سب کے سامنے ہے اُس کیلئے یقیناً پیسہ بہت کم رکھا گیا ہے ہمارے علم کے مطابق اُس کیلئے بڑی اچھی اسکیمیں دی گئی ہیں لیکن اُتنی نہیں جو بھکھمہ نے suggest کی ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ پیسے کے بغیر ہمیں وہ facilitation نہیں دے سکیں گے اس وقت لاءِ اینڈ آرڈر کی یہ situation ہے کہ لوگ کلمہ پڑھ کے گھر سے نکلتے ہیں اور گھر والے پوچھتے رہتے ہیں کہ آپ خیریت سے پہنچ گئے تو اس موقع پر میں یہ شعر پڑھنا چاہتی ہوں کہ اس وقت بلوجستان کی صورت حال اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ:-

had the same experience.

لوگ ٹھہرے نہیں حادثہ دیکھ کر

تو اس situation میں ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہر شہری کتنا depress ہے تو اس کیلئے میرے خیال میں

زیادہ سے زیادہ رقم مختص کرنی چاہئے تھی تاکہ ہم کم از کم اپنے عوام کو ایک ذہنی سکون اور ان کو ریلیف دے سکیں۔ جہاں تک نوجوانوں کے حوالے سے بات ہے وہ آگے ہماری قوم کو بنانے والے لوگ ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ان کیلئے کوئی بھی ایسی activity نہیں ہے جو وہ باہر جائیں جس کی وجہ سے وہ آج بندوق اٹھانے اور احتجاج کرنے پر مجبور ہیں ان کیلئے activities نہیں ہیں دوسرا ان کی پروگرامی ہے اور سب سے بڑھ کر ان کے حق کی بات ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ جو نوکریوں کا کہا گیا ہے کہ یہ نوکریاں ان کو دی جائیں گی میں اپنے تمام colleagues سے بھی اپیل کر دیں کہ یہ نوکریاں میرٹ پر دی جائیں تاکہ حقدار کو اس کا حق ملے کیونکہ جس معاشرے میں بے انصافی شروع ہو جائے پھر وہاں پر اللہ کا انصاف شروع ہو جاتا ہے اور اللہ کا انصاف بڑا سخت ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہم نوجوانوں کو اگر ان کی سہولتوں کے مطابق جائز مقام دینے کے لئے تو اس سے یہ ہو گا کہ ہمارا جو سسٹم ہے جس میں ہم سب complain کر رہے ہیں وہ سنپھلنا شروع ہو جائے گا اور base ہے جہاں پر جڑ ہے ہم اُس مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کریں تو میرے خیال میں ہمارے نوجوان satisfy ہو گے اور وہ بچے اور بچیاں جو بڑی بڑی ڈگریاں لے کر خواروزانہ نوکریوں کیلئے پھر رہی ہیں ہماری ایک سفارش ہے بہت ہی بے انصافی کر جائے تو بے شک سفارش کریں لیکن ایک جائز سفارش کریں اور ان بچوں کو جو ڈگریاں لیکر گھروں میں بیٹھے ہیں ان کو نوکریاں مل جائیں تو میرے خیال میں پورے گھر میں خوشنی کی لہر دوڑ جائے گی۔

جناب پیکر: شکریہ راحیلہ صاحبہ Thank you

وزیر پراسکیوشن ڈیپارٹمنٹ: سر! میری کچھ خواہش تھی میں اپنی تجاویز دینا چاہتی ہوں۔

جناب پیکر: اور بھی speakers ہیں۔

وزیر پراسکیوشن ڈیپارٹمنٹ: سر! اس میں ٹائم توکوئی bound نہیں ہے۔

جناب پیکر: شام کو بجٹ بھی پاس کرنا ہے۔

وزیر پراسکیوشن ڈیپارٹمنٹ: سر! صرف پانچ منٹ، اس طرح میری تجویز ہے ماحولیات کے حوالے سے کہ اس میں ایک ریسرچ سنٹر بنایا جائے میں تو اس سے ایسی تجاویز دے دوں اس میں شاید میرے باقی ساتھیوں نے بھی اچھی تجاویز دی یہیں لیکن اس طرف ان کی توجہ نہیں تھی۔ ماحولیات کے حوالے سے میں سمجھتی ہوں کہ ریسرچ سنٹر بنانا چاہیے تاکہ بلوچستان اور خاص طور پر کوئی کے حوالے سے اور ہمارے پاس مختلف علاقوں میں بہت اچھی چیزیں ہیں جو ہم ان کو prescribe کر سکتے ہیں اسی طرح آئی ٹی کے حوالے سے میری suggestion یہ ہے کہ software houses بنائے جائیں۔

جناب پیکر: راحیلہ صاحبہ! شفیق صاحب! ایک منٹ باہر گیٹ پر پروفیسر زویچر رز ایسوی ایشن کے کچھ لوگ ہیں اگر سی ایم صاحب سے بات کریں۔ شفیق صاحب! آپ دیکھیں Thank you جی راحیلہ صاحبہ! آپ continue کریں۔

وزیر پراسکیوشن ڈپارٹمنٹ: اگر software houses بنائے جائیں تو ہمارے پاس بہت زیادہ talent ہیں اور وہ ایسے software کے بلوجستان کے بچے بھی اتنے لاک ہیں گھروں میں اُن کو ایک opportunity جائیگی اور وہ آئی ٹی کے شعبے میں ایک انقلاب لاسکتے ہیں۔ اسی طرح خواتین کیلئے جو میں نے feel کیا ہے اس بجٹ میں کوئی خاص چیز نہیں رکھی گئی ہے تو میری suggestion یہ ہے کہ ہمدرم خواتین کی جواشیاء ہیں وہ بیچاری گھٹھیوں میں باندھ کر مختلف دکانوں پر جاتی ہیں اور اُسے بیچنے کی کوشش کرتی ہیں شاید اُن کو ایک پرسنٹ بھی اُن کی محنت کا معاوضہ نہیں ملتا ہے۔ تو میری suggestion یہ ہے کہ شہر کے وسط میں ایک ایسی جگہ پر اُن کیلئے shops بنوائی جائیں تاکہ وہ وہاں پر اپنی چیزیں exhibit کر سکیں اور وہ خود ہی ان sellers کے گھر کے افراد ہیں۔ اور خواتین کیلئے پارکس بنائے جائیں تاکہ وہ relax میں فیملی کے ساتھ کہیں جانا چاہیں تو مختلف پارکس ویران پڑے ہوئے ہیں اُن میں کام ہونا چاہیے۔ اسی طرح disaster کے حوالے سے جب بھی ہمارے شہر پر کوئی مصیبت آتی ہے اور ہم دو تین مہینے تک امداد لیکر گزارہ کر لیں گے لیکن اس میں ایک پلانگ کی ضرورت ہے اور اس پر پورے update اور ڈیمکٹس کے ساتھ ہمیں ایک سینٹر بنانا چاہیے چونکہ ہم لوگ earthquake کے حوالے سے danger zone میں کہ ہم اس طرح save کر سکتے ہیں اور ہم اس پر کام کر سکتے ہیں۔ پی اینڈ ڈی کے حوالے سے میری ایک suggestion یہ ہے کہ مکموں کو جب ہم اپنی اسکیمیں دے دیتے ہیں جو اسکیم تین کروڑ سے شروع ہوتی ہے وہ دس کروڑ پر جا کر ختم ہو جاتی ہے خدا کیلئے ان اسکیموم کا صحیح طریقے سے پی اسی دن بنا کر جمع کرنا چاہیے تاکہ اُن کو وقت پر مکمل کیا جاسکے اور going on اسکیموم پر ہمارے اوپر بوجھم سے کم پڑے۔ آخر میں میں دیگر اسمبلیوں کی طرح بلوجستان اسمبلی اور ایم پی اے ہائل کے ملازم میں کیلئے دو ماہ کی تاخواہ بمع الاؤنسز کے وزیر خزانہ سے سفارش کرتی ہوں اور ڈی پی آر کے فوٹو گرافروں کے لئے بھی ایک اضافی تاخواہ کا اعلان کریں۔ میں اپنی تقریباً اختتام صرف اس دعا کے ساتھ کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے صوبے کی خوشیاں ہمیں والپس دلادے اور پاکستان کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔

جناب پیکر: سید احسان شاہ صاحب!

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): گیٹ پر احتجاج ہے کسی اور کو میرے ساتھ کہہ دیں کہ باہر چلے جائیں۔
جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ صاحبہ اور محترمہ روہینہ صاحبہ آپ کے ساتھ ہیں۔ جی رسم صاحب on the point of order

سردارزادہ رسم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): سر! میں وزیر خزانہ صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے آپ بتائیں؟
وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہاں پر جو بحث میں دیا گیا ہے

Page No 94,96

جناب سپیکر: سر! دیکھیں آپ نے بحث میں حصہ لیا تھا yesterday نہیں احسان شاہ صاحب کی باری ہے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: اس میں 26 کروڑ روپے مسجدوں اور مدرسوں کیلئے رکھے گئے ہیں اس کی کوئی detail نہیں ہے اگر یہ پیسے فناس ہر ڈسٹرکٹ میں distribute کرے تو میرے خیال میں بہتر ہے۔

Mr . Speaker: You should mention it yesterday .

آپ جب بحث کر رہے تھے جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

شکریہ جناب سپیکر! وزیر بحث موضوع بحث 10-2009ء پر عام بحث ہے جس میں بہت سارے دوستوں نے اپنی قیمتی رائے سے اس ایوان کو نوازا ہے اور بہت سارے دوستوں نے اپنی تجویز دی ہیں یقیناً یہی دوست سارے مل کے انہوں نے اس بحث کو بنانے میں وزیر اعلیٰ صاحب کا اور وزیر خزانہ صاحب کا ہاتھ بٹایا ہے۔ لیکن جناب والا! میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان تمام تر کوششوں کے باوجود تیسری دنیا کے اکثر ممالک جو کہ برائے نام تو بڑے آزاد خود مختار اور پارلیمنٹ اُن کے اندر ایکشن ہوتے ہیں لیکن جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ معاشی اور مالی طور پر وہ ابھی بھی بڑی کار پریشنوں اور بڑی بڑی معاشی طور پر مستحکم حکومتوں کے غلام ہیں اور اُن کے رحم و کرم پر تیسری دنیا کا سارا معاشی دار و مدار ہے جناب والا! کسی زمانے میں دیوار برلن جب ٹوٹی تھی تو لوگوں کو ایک امید نظر آئی خاص طور پر غریب دنیا کے لوگوں کو کہ سویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد دیوار برلن ٹوٹنے کے بعد اب پورا گھر ہے ارض ایک آزاد ماحول میں رہے گا اور یہاں پر بننے والے لوگ اپنی مرضی اور اپنی

خواہشون کے مطابق زندگی گزاریں گے۔ لیکن جناب والا! افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہوا بڑے بڑے ملکوں کے جن کی معاشی صورت حال مستحکم تھی پہلے سویت یونین تھا تو اُس وقت فوجی بندوقوں، توپوں، ٹینکوں اور فوجی جہازوں کے ذریعے ملکوں پر قبضے ہوتے تھے اور ان کا معاشی استھان کیا جاتا تھا۔ جناب والا! اب صرف طریقہ کار change ہو گیا ہے ان کی جگہ پر بڑے بڑے مالیاتی ادارے قائم ہو گئے ہیں ولڈ بینک، آئی ایم ایف، ایشیائی ترقیاتی بینک اور بہت سارے ایسے ادارے ہیں جن کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ تیسری دنیا کے عوام سمجھتے ہیں کہ یہ تمیں نجات دہندا ہے لیکن جناب والا! ان کی پالیسیوں کے تحت جو پالیسیاں انہوں نے اپنائی ہوئی ہیں میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تیسری دنیا کے ممالک روز بروز غریب سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں اور بڑی بڑی کار پوری شہر اور بڑی بڑی معیشتیں جتنی بھی ہیں وہ روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہیں۔ تو جناب والا! پاکستان بھی انہی ملکوں کی صفوں میں شامل ایک ملک ہے اگر ہم یہ کہیں کہ بجٹ صوبائی ہو یا مرکزی ہو بالکل پاکستان کے عوام کی امنگوں اور خواہشون کے مطابق ہے میرے خیال میں یہ غلط ہے البتہ بڑے بڑے مالیاتی اداروں کی خواہشون اور امنگوں کے مطابق ضرور ہے۔ لیکن عوامی خواہشون اور ان کے مطابق نہیں اس میں کسی حکومت کو میں اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا تا یہ حالات پوری دنیا میں ہیں اب جناب والا! ایک مقروض ملک جس کو آئی ایم ایف اور ولڈ بینک dictate کر رہے ہوں وہ کس طرح سے ایسے بجٹ بنانے کا متحمل ہو سکتا ہے جو اس کے عوام کی امنگوں کے مطابق ہو جناب والا! میں ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ تیسری دنیا کے ممالک اپنے بجٹ میں ایک ٹارگٹ رکھتے ہیں کہ جناب! اس سال ہمارا export دس ارب ڈالر کا ہوگا لیکن یہ حقیقت ہے کہ نادیدہ طور پر وہ قوتیں وہاں پیدھ کر فیصلہ کرتی ہیں کہ نہیں اس ملک میں اس کا export اب پانچ ارب ڈالر سے زیادہ نہیں بڑھنے دینا اور جن حکومتوں کو وہ ان کی خواہش کے مطابق چل رہی ہوتی ہیں اگر انہیں پانچ ارب ڈالر سے رکھنا ہوتا ہے تو یہ بیٹھ کر وہی فیصلے ہوتے ہیں کہ نہیں یہ پانچ ارب ڈالر سے بڑھا کر دس ارب ڈالر تک ان کے export کو جانے دینا ہے۔ تو جناب والا! غرض یہ کہ ساری اعداد کی ہیرا پھیری ہے لیکن اصل قوت وہی ہیں معاشی طور پر جس ملک کا چاہیں جتنا کریں۔ بہر حال جناب والا! جس انداز میں مرکزی حکومت نے بجٹ بنایا اور ہمارے صوبے نے بجٹ بنایا میں سمجھتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں یہ بہترین اور مساوات کو اور اس کے ساتھ ساتھ جو محرومیاں ہیں بلوجستان کی اُن کو ایڈریس کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن جناب والا! مرکزی حکومت کی جانب سے اس میں کوئی تک نہیں کہ جب پاکستان کے اچھے حالات تھے۔ اور آج پاکستان کے معاشی طور پر حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ تمام ادوار میں

بلوچستان کی ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ اور بلوچستان کا جوانفر اسٹرکچر develop ہونا تھا پچھلے سالوں میں وہ نہیں ہوا۔ یہاں پر economic activities جس لیوں کا مطالبہ کرتی ہیں وہ نہیں ہوا حق تو یہ ہے جناب والا! بلوچستان سے جو گیس نکلتی تھی وہ سرحد، پنجاب اور سندھ کے کارخوں تک، گھروں کو چھوڑیں استعمال ہوتی تھی اُنکے کارخانوں کی بھیاں گرم کرنے کے کام آتی۔ افسوس کے ساتھ کہ بلوچستان کے لوگوں کو استعمال کرنے کیلئے میسر نہیں تھی اور نہ بلوچستان کو اُس کا جائز طور پر کوئی مالی فائدہ ملا۔ لیکن جناب والا! اب ساٹھ سال کے بعد اگر یہ احساس ہو گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں اچھی بات ہے اور ان کا ازالہ ہونا چاہیے۔ جناب والا! ایک اندازے کے مطابق میں جب پچھلے دور میں فناں منظر تھا میں نے بہت سارے اعداد و شمار کئے کیا لیکن مجھے ایک figure بتایا گیا تھا کہ چھ سوارب ڈال مرکز بلوچستان کا مقر و پوش ہے وہ figure کہیں مجھے کاغذوں میں نہیں ملا ہے البتہ بلوچستان کی گیس کے حوالے سے 1991ء میں جب نواب اسلم رئیسانی صاحب وزیر خزانہ تھے ایک ایگرینٹ کے تحت GDS بلوچستان کو دیا گیا قبل اسکے جناب والا! GDS کی مد میں جو مرکزی حکومت کے اپنے اعداد و شمار ہیں ان کے مطابق 29 ارب روپے جمع ہوئے تھے جو کہ OGDC اور دو گیس مارکیٹنگ کمپنیز ہیں اُنکے اوپر invest ہوئے تھے۔ اور ان کے حصص اس وقت جتنے بھی نظر آتے ہیں جناب والا! اعداد و شمار یہی کہتے ہیں اور اس بات کو کوئی جھٹلانہیں سکتا کہ وہ بلوچستان کی گیس کے پیسوں سے ہی اس مدار تک پہنچیں۔ تو جناب والا! ہم نے اس وقت ڈیماڈ یہ کی تھی کہ انفلیشن ریٹ کو دیکھیے ہوئے کہ انفلیشن ریٹ پاکستان کے اسٹیٹ بینک کے مطابق دس فیصد ہے سال کا تو اس وقت سے لے کر اب تک جناب والا! اگر کسی چار جماعت کے بچے کو ہم یہ حساب دیدیں تو وہ بھی نکال لے گا کہ ایک سو چالیس ارب روپے اس وقت بلوچستان کے بنتے ہیں۔ تو ہماری گزارش ہو گی کہ ایک سو چالیس ارب روپے جو بالکل اعداد و شمار کے مطابق صحیح ہیں وہ بلوچستان کو ملنے چاہئیں۔ لیکن اب جناب والا! میں اس میں گزارش کرونا گا جو چھ سوارب کی بات ہو رہی تھی اب ہمیں سمجھ آیا کہ دنیا میں گیس کی قیمت کا تعین برٹش تھرمل یونٹ (بی ٹی یو) پر ہوتا ہے جتنی ہی گیس کی شیٹ کی ولیو ہوتی ہے اس کے حساب سے اسکی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ اگر ہم بلوچستان کی گیس کو (بی ٹی یو) کے حساب سے انٹریشنل ریٹ پر اس کا تعین کریں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چھ سوارب سے بھی زیادہ شاید اس کی قیمت ہو۔ لیکن موجودہ طریقہ کار کے مطابق اس کی قیمت ایک سو چالیس ارب روپے ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا! بلوچستان کی صوبائی حکومت ہر سال بجٹ بنانے کے وقت مرکز کے پاس چیف منٹر نواب محمد اسلام خان رئیسانی صاحب ہوں، جام صاحب ہوں، اختر مینگل صاحب ہوں، نواب ذالفقار مگسی

صاحب ہوں، غرض جو بھی صوبے کا وزیر اعلیٰ رہا ہے۔ ہر جوں کو اسلام آباد کا چکر لگانا پڑتا ہے۔ بحث سازی میں ان کی معاونت اور ان سے مدد لینے کی درخواست کیجاتی ہے۔ تو جناب والا! کیوں نہ ایسا سٹم اس ملک میں لا یا جائے جو ہر بار جس طرح پنجاب کا وزیر اعلیٰ نہیں جاتا، سندھ کا نہیں جاتا، NWFP کا نہیں جاتا۔ بلوچستان کا وزیر اعلیٰ ہر جوں میں کیوں اسلام آباد جاتا ہے جناب! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ این ایف سی میں ڈویژنل پول کی تقسیم ہوتی ہے چاروں صوبوں اور مرکز کے مابین وہ فارمولہ بلوچستان کے حق میں نہیں ہے۔ پچھلے دور میں جو این ایف سی ایوارڈ تھا اس سے قبل جناب! ایسا بھی سال تھا جس میں این ایف سی ایوارڈ کے تحت ڈویژنل پول کے بلوچستان کے روپیوں میں ایک فیصد کا increase نہیں ہوا۔ لیکن حکومت بلوچستان کے اخراجات بڑھتے گئے۔ نوکریاں نہیں دیں، ڈولپمنٹ اسکی میں نہیں دیں، لوگ نئے آئے۔ تو جناب! جہاں پر روپیوں کا میں سورس ہے وہاں پر ایک فیصد کا اضافہ نہ ہو جہاں پر expenditure وہاں پر دس بیس ہر سال اس پر increase ہو تو جناب والا! صوبے کہاں تک برداشت کریگا جہاں تک صوبے کے اپنے روپیوں کا تعلق ہے میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں گوہا رے روپیوں کا جنم کم ہے تو اس غریب صوبے میں تین ارب سے زیادہ کہاں تک لگائیں گے۔ جناب والا! میں وزیر خزانہ صاحب کو یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ آنے والے این ایف سی ایوارڈ میں اور پچھلے این ایف سی ایوارڈ میں ہر صوبے نے اپنا ایک indicator رکھوایا تھا اور اس فارمولے کے تحت ایک indicator ایسا ہوتا ہے کہ اس سے صوبے کو اسکا زیادہ پرستیج تھا ہے۔ مثلاً جناب والا! اگر روپیوں collection رکھتے ہیں تو اس کا 68 فیصد سندھ کو جایگا آبادی کو رکھتے ہیں پنجاب کو جایگا، غربت کو رکھتے ہیں اسکا زیادہ تر حصہ NWFP کو جایگا لیکن اگر ہم مُنشر آبادی اور رقبے کی بنیاد کو لے لتے ہیں اس کا 80 فیصد بلوچستان کے حق میں آتا ہے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ تمام چیزیں ایک indicator کے مطابق نہیں ہوتیں۔ لیکن adjustment کرنے کیلئے کوشش ہماری یہ ہو چاروں indicators اس میں ڈالے جائیں۔ اور انہی کی بنیاد پر ڈویژنل پول کے وسائل کی قسم ہو۔ اور جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر اعلیٰ صاحب کو گزارش کرنا چاہوں گا کہ این ایف سی ایوارڈ کیلئے جس طرح پہلے جام صاحب کی حکومت میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی negotiation میں تو قانونی طور پر فناں نسٹر اور ایک nominee ہوتا ہے صوبائی حکومت کا لیکن ایک کمیٹی ہم نے بنائی تھی تمام پارٹیوں پر مشتمل تھی اور وہاں جو باقی ہوئی تھیں پھر مشورے کیلئے ہر میٹنگ کے بعد اس کمیٹی کے پاس ہم جاتے تھے اس کے سامنے اپنی رائے رکھتے تھے اس پر بحث ہوتی تھی۔ پھر اگلی میٹنگ میں ان کی تجویز کردہ چیزوں کو لے کر ہم آگے بڑتے تھے۔ تو میری وزیر اعلیٰ صاحب سے اس دفعہ

بھی یہ گزارش ہے کہ ہاؤس میں موجود جتنی پارٹیاں ہیں جتنے دوست ہیں ان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ سب کی اس میں involvement ہو کل کوہم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ جی مجھے معلوم نہیں تھا یہ ہو گیا دوسرا کہے جی یہ ہو گیا بہتر یہ ہے کہ کمیٹی تنقیلیں دی جائے تاکہ وہ این ایف سی کو monitor کرتا رہے۔ جناب والا! ترقیاتی بجٹ کے حوالے سے اس میں کوئی شک نہیں کنواب صاحب نے بہت فراغدی دکھائی اور ان کی فراغدی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایسا لگ رہا تھا کہ شاید چیف منٹر کیلئے دس کروڑ بھی نہ ہوں پورے سال میں کسی کو دینے کیلئے لیکن انہوں نے ہم تمام MPA's کو اپنے دوستوں کو accommodate کیا یہ ایک مہربانی ہے۔ لیکن جناب والا! میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ یہ موجودہ ڈولپمنٹ بجٹ بلوجستان کیلئے ناکافی ہے جناب والا! میں اس طرح عرض کروں کہ ڈولپمنٹ کی بہت ساری چیزیں زمین پر ہوتی ہیں رقبے پر ہوتی ہیں۔ اب مثال کے طور پر پاکستان کے آدھے رقبے پر بلوجستان ہے اور آدھے رقبے پر باقی تین صوبے ہیں اگر مرکزان تین صوبوں کے ڈولپمنٹ فنڈز کو یکجا کر کے جناب! کم از کم سات سو آٹھ سوارب روپے جہاں خرچ ہو رہے ہیں اتنی ہی زمین پر بارہ ارب مرکز کاما کر جناب والا! چالیس پچاس ارب روپے پھر دعویٰ ہمارا یہ ہے کہ اس زمین کے ٹکڑے کوہم ان کے برابر لے آئیں گے۔ جناب والا! یہ تو کوئی economist آ کر بتادے کوئی بھی شخص آ کر بتادے کہ کونسے فارموں کے تحت یہ زمین کا ٹکڑا ان کے برابر آ سکتا ہے۔ تو جناب والا! تجویز میری یہ ہو گی کہ آئندہ آنے والے کم از کم پانچ سال میں فیصلہ کیا جائے کہ مرکزی حکومت کا ڈولپمنٹ بجٹ جتنا بھی ہو گا اس کا آدھا حصہ بلوجستان کو دیا جائے تب جا کر ہم اس قابل ہو نگے کہ ان کی برابری کر سکیں۔ تو جناب والا! یہ تجویز اور اسکے ساتھ جو کارپوریشنز ہیں دیکھیں ہماری اسمبلی کے فلور پر بجٹ وہ آتا ہے جو ڈولپمنٹ پول کا حصہ ہے جو ہمارے صوبے کا روپیو ہے جو مرکزی حکومت آتی ہے وہ ان ڈولپمنٹ فنڈز کو پاس کیا کرتی ہے اور وہی پیسے، یہاں پر ہم بات کر رہے ہوتے ہیں لیکن جناب والا! ملک کے اندر اس کے متوازی ایک economy ایسی ہے جو کارپوریشنوں کی ہے اب 72 کارپوریشنز ہیں ان میں کم از کم ڈیڑھ سوارب روپے کی ڈولپمنٹ ہوتی ہے لیکن کوئی ہمیں بتائے کہ ہمارے صوبے میں اُن ڈیڑھ سوارب روپے میں سے کتنے پیسے آتے ہیں PTCL ایک ادارہ ہے اس کو چھوڑ کے اس کے کہیں کہیں ہمیں structure نظر آتے ہیں اس کے علاوہ جناب والا! 72 کارپوریشنوں میں سے کوئی ایک کارپوریشن کا ہیڈ آفس یہاں دکھا دیں اس صوبے میں کہیں آپ کو نظر نہیں آئے گا تو اس طرح سے اُن کے ڈولپمنٹ فنڈز بھی یہاں نہیں آتے ہیں تو وہ ڈیڑھ سوارب میں سے بلوجستان کو مشکل سے ڈیڑھ دوارب روپے ملتے ہیں جناب والا! ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پیسوں کا بھی

جب حساب کتاب ہو تو اُن کو بھی مُنظِر رکھا جائے جہاں پر وسائل خرچ ہو رہے ہیں اُن کے مقابل کہیں اور سے کیا جائے تب ہی جناب والا! یہ محرومی ہماری ختم ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ جناب والا! compensate وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ speech میں اندھستری ڈیپارٹمنٹ کے متعلق شاید وہ ہماری اپنی کوتاہی ہو بہر حال وہ کیمپنیشن تھا کوئی لیکر جس میں بہت ساری سکیمیات تھیں جس کا اظہار نہیں ہوا۔ کامیں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر جناب والا! ایوان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اگلے سال اندھستری ڈیپارٹمنٹ کے through ہماری کوشش یہ ہو گی کہ یہاں بھی کامرس کے حوالے سے ایک اسٹاک ایچیجن قائم کیا جائے جس طرح باقی صوبوں میں ہے ضرورت ہم نے اس لئے محسوس کی کہ کراچی کا ایک کارخانہ دار ایک کاروباری شخص ایک ٹیلیفون پر اس کو ایک ہفتے کے اندر اندر دس پندرہ کروڑ کالوں مل جاتا ہے لیکن بلوجستان کا ایک شخص یا ایک MNA دو کروڑ کا کارخانہ لگاتا ہے وہ ان بینکوں کے دس چکر کا ثنا ہے آخر میں اس کو جواب دیا جاتا ہے یا تو اس سے بھاری رشوت میں کہونگا یا بھاری منافع 18-19 فیصد مارک اپ کے ساتھ اسکو تھما دیا جاتا ہے پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے جناب والا! وہ کارخانہ فیل ہو جاتا ہے اور ڈیفارٹر ہو جاتا ہے اور دو چار سالوں کے بعد وہ بیچا رہ اندر ہوتا ہے تو جناب والا! اس مسئلہ کو ختم کرنے کیلئے میں نے محسوس کیا ہے کہ ایک ایسا فنڈ قائم کیا جائے اور تمام بینکوں کے ساتھ بات کی جائے گورنر اسٹیٹ بینک کے ساتھ بات کی جائے اور بلوجستان کے لئے مارک اپ باقی لوں سے دو چار percent کم رکھا جائے اور ایک پانچ ارب روپے کا فنڈ قائم کیا جائے consolation قائم کیا جائے تمام بینکوں اور تمام مالیاتی اداروں کے تعاون سے بلوجستان کا کوئی بندہ اگر کارخانہ لگانا چاہے تو وہ ایک ہی آفس جائے اور وہاں سے اگر اس کی feasibility economy ہے اگر وہ پراجیکٹ viable ہے تو وہاں سے اس کو آسان مارک اپ کے ساتھ مل سکے اس کام کیلئے جناب والا! ہماری کوشش ہے اگلے ماں سال میں ہم پانچ بلین کا ایک فنڈ قائم کریں گے اس معاملے میں میں وزیر اعلیٰ صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ ان کی کوششوں سے بلوجستان میں اندھستری سیکٹر میں ایک اچھی خاصی اماؤنٹ اس دفعہ مرکزی حکومت میں رکھوائی ہے اور ہماری کوشش ہو گی کہ یہاں اندھستری میں اسٹیٹ قائم کی جائے میں چیف سیکرٹری کا خاص طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ ان اسکیمیات کو ڈلوانے کے لئے صوبے کے مفاد کے تحفظ کے لئے پلانگ ڈویژن میں کئی چکر لگائے۔ جس کی وجہ سے مرکزی PSDP میں پی اینڈ ڈی، ایریگیشن، اندھستری، ایگر لیپر اور بہت سارے ایسے سیکٹرز ہیں جہاں خاطر خواہ قم رکھی گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ جناب والا! ROC کا ایک پروگرام ہے جو امریکہ کے تعاون سے یہاں راجح کیا جائے گا وہ

Reconstruction Opportunity Zone کے نام سے ہوگا۔ اس کے متعلق خوشخبری یہ ہے کہ امریکہ کا یہ خیال تھا کہ افغان بارڈر سے سوکلو میٹر جو ایریا ہے اس کو اس میں شامل کیا جائے و وزیر اعلیٰ صاحب کی کوششوں سے اب پورا صوبہ اسمیں شامل ہے اس کے تحت جناب والا! صنعتی زون قائم کئے جائیں گے صنعتی ادارے قائم کئے جائیں گے ان صنعتی زون سے جو پیداوار ہوگی وہ امریکہ کو ایکسپورٹ کی جائے گی اور امریکہ کی جو اپنی امپورٹ ڈیوٹی ہے وہ اسمیں معاف ہوگی تو اس پیداوار کی تمام اشیاء یہاں سے امریکہ کو زیادہ سے زیادہ ایکسپورٹ کی جائے گی۔ میرے خیال میں یہ بہت اچھی اسمیں ہے یہ Egypt، Jordan، activity اور بہت سارے ممالک میں کامیاب ہوئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی کامیاب ہوگی اور معاشری جس سے لوگوں کو روزگار کے موقع میسر ہوئے جناب والا! صوبائی حکومت نے اگلے مالی سال میں چار ہزار مختلف اداروں میں رکھی ہیں لیکن جناب والا! یہ اسمیں احساس ہے کہ یہ چار ہزار نوکریاں دینے سے بلوجستان میں بے روزگاری ختم نہ ہوگی لیکن حکومت کے جتنے وسائل تھے ان کے اندر رہتے ہوئے اس سے زیادہ دینا ممکن نہیں تھا اور اس کے علاوہ جناب والا! پچھلے ادوار کی دس ہزار اسامیاں خالی ہیں تو میں سمجھتا ہوں چودہ ہزار vacancies اگلے مالی سال ہمارے پاس ہوں گی اور ہمارے اس سے متعلقہ مجھے صحیح کام کریں تو کوئی وجہ نہیں ہے بیروزگاری ختم تو نہیں کی جاسکتی لیکن اسمیں قدر کے کمی کی جاسکتی ہے جناب والا! میں عرض کروں گا deficit ابھی تک تو صحیح معلوم نہیں ہے جو 51 ارب روپے مرکز سے صوبے کو آنے تھے ان میں سے 41 ارب روپے آگئے ہیں دس ارب روپے کا شارت فال ہے لیکن جوں کے مہینے میں زیادہ recovery ہوتی ہے زیادہ پیسے آ جاتے ہیں اسمیں امید ہے یہ deficit کم ہو گا چار یا پانچ سے زیادہ نہیں ہو گا لہذا منظر فناں اور سیکرٹری فناں سے گزارش ہوگی کہ جولائی میں ریلیز میں ذرا فراخ دلی کا مظاہرہ کریں تب ہمارے ٹارگٹ پورے ہوئے جناب والا! میں آپ کا تمام دوستوں کا نواب صاحب اور سینئر منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری گزارشات سنیں شکریہ۔

وزیر تعلیم: جناب! پوائنٹ آف آرڈر۔

M . Speaker: Shafiq Ahmed Khan minister education on point of order.

وزیر تعلیم: جناب والا! آپ کے حکم کے مطابق میں باہر گیا تو پروفیسر زایسوی ایشن والے اپنے پروفیسر امانت صاحب جو شہید ہوئے ہیں ان کیلئے پروفیسر خالد صاحب اور پروفیسر لیاقت صاحب کیلئے وہ آئے ہیں اور

انہوں نے کہا کہ جو بھی قتل ہوتا ہے جو بھی نارکٹ کنگ ہوتی ہے کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آتی ہے تو برائے مہربانی آپ یہ کام کریں کہ ہاؤس کے توسط سے یہ جو ہماری روشنیاد ہے ان تک پہنچائی جائے آپ کے سپیکر کے ہمراو آئی جی ایف سی اور آئی جی پولیس بلوچستان کو یہ ہدایت جاری کروائے کہ اس پر فی الفور عمل درآمد کروا یا جائے۔ دوسرا بلوچستان زرعی بے روزگار گریجویٹ کا delegation بھی باہر کھڑا ہے ان کے آج انٹرویو ز تھے وہ اچانک کینسل کر دیئے گئے ہیں وہ دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ ہمارے انٹرویو ز دوبارہ جلد سے جلد ایک دو دن میں announce کیتے جائیں اس میں فیل یا پاس ہونا وہ علیحدہ بات ہے لیکن جوان کا حق ہے امتحان لینے کا اس کو کیوں روکا گیا ہے اس کو دوبارہ بحال کیا جائے اور یہ انٹرویو ز لئے جائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے سیکرٹری اسمبلی پیک سروس کمیشن سے ذرا اس کی ڈیلیل لے کر بتائیں تاکہ ہم شام کے اجلاس میں ممبر صاحبان کو بتائیں۔ اور وزیر اعلیٰ صاحب سے پروفیسر صاحبان کے حوالے سے بات کی جائے گی۔ جی

وزیر صنعت حرفت: جناب! پرانٹ آف آرڈر پر مجھے اٹھنا پڑا ہے جناب والا! حسب روایت اسمبلی اور ایم پی اے ہائل کے ملازمین ہیں ان کو اعزاز یہ دی جاتی ہے لیکن جب قائد ایوان آخر میں تقریر کر رہے ہوتے ہیں تو اس کا اعلان ہوتا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ وہ یہ اعلان کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پرانٹ ریکارڈ پر آ گیا ہے۔ جی ڈاکٹر فوزیہ مری صاحبہ!
ڈاکٹر فوزیہ مری (ممبر پاکستان نرنسنگ کوسل): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

شکریہ جناب سپیکر! بجٹ 10-2009ء ایوان میں پیش ہوا بلاشبہ یہ بلوچستان کا تاریخی بجٹ ہے اور اس کے تاریخی ہونے کا کریڈٹ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے سر ہے جن کی انتہک کاوشوں نے وفاق کو مجبور کیا کہ وہ کچوں میں بھیک ڈالنے کی بجائے اس کا حق دے اور وہ اپنے بلوچستان کا حق کسی حد تک لینے میں کامیاب ہوئے ہیں اور ہم ایک شاندار بجٹ پیش کر سکے ہیں۔ جناب سپیکر! صوبائی سطح پر وزیر خزانہ بشمول کا بینہ، چیف سیکرٹری، فناں سیکرٹری اور فناں ڈیپارٹمنٹ نے ایک ایسا بجٹ ترتیب دیا ہے کہ بلوچستان کا ہر شخص واسطہ یا بلا واسطہ اس سے مستفید ہو سکے گا۔ جناب والا! اس بجٹ میں سب سے اہم بات جس کا ذکر ہمارے بہت سارے ممبران صاحبان نے بھی کیا کہ چار ہزار اسمیوں کا اجراء ہے اگر یہ نو کریاں میرٹ کی بنیاد پر سیاست سے بالاتر ہو کر صرف اہل لوگوں کو دی جائیں تو اس سے یہاں ایک انقلاب آئے گا۔ میں نے بھیت ممبر نرنسنگ کوسل جو تباویز وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کی ہیں جن میں ایک پوسٹ گریجویٹ کالج اور تین نرنسنگ سکول جو خضدار، تربت اور

ڈیرہ مراد جمالی کے لئے تھے اس بجٹ میں ان کی منظوری شامل ہے تو اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ، وزیر صحت، سیکرٹری صحت اور فناں ڈیپارٹمنٹ کی بے حد مشکور ہوں۔ جناب پسیکر! اس بجٹ تقریر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں وزیر صحت اور پارلیمانی لیڈرز کو کچھ تجویز دینا چاہتی ہوں جو کہ بہت غور طلب ہیں اور بلوچستان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معاشی بحران ختم ہو جائے گا اور آنے والے وقت میں حکومت کی اس کارکردگی کو سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا۔ جناب پسیکر! ان میں سرفہرست گواہ ہے جو کہ گزشتہ نوسالوں سے بہت کچھ ہم سے لے چکا ہے لیکن اب تک اس کا کوئی output نہیں ہے اور اس کو مکمل کرنے کے بعد براستہ نو کمیٹی ایران کے بارڈر کے ساتھ ساتھ وسطی ایشیائی ممالک تک ریلوے ٹریک اور سڑک بنانا جس کا فاصلہ چھ سو کلومیٹر ہے جب تک رسائی حاصل نہ ہو جناب پسیکر! اگر ہم اس ٹارگٹ کو حاصل کر لیتے ہیں تو صرف ٹرانزٹ کی مد میں ہم سالانہ آٹھ سے دس ارب روپے کام کسکتے ہیں۔ جناب! میری دوسری اور ہم تجویز ریکوڈ، سیندک اور تور کے معاهدوں سے متعلق ہے جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ دنیا کا سب سے بڑا کاپ کا خزانہ ہمارے صوبے میں موجود ہے دنیا کا چھپیں فیصد سونا اس وقت بلوچستان سے نکلتا ہے زنک اور جست کے نایاب ذخائر ہمارے پاس موجود ہیں۔ سورسز ہمارے خزانے ہمارے مزدور ہمارے تو ہماری آمدنی صرف دو فیصد جو کہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ سراسرنا انصافی ہے اور اس کے لئے ہمیں وفاقی حکومت سے مطالبہ کرنا ہو گا کہ تمام معاهدے منسوخ کر کے یہ سب حکومت بلوچستان کے حوالے کئے جائیں۔ جناب پسیکر! تیسرا تجویز جس کا ذکر ابھی ہمارے پارلیمانی لیڈر صاحب نے بھی کیا ہے وہ گیس ڈولپنگ سرچارج کے حوالے سے ہے پچھلے سال ہمیں جی ڈی ایس کی مد میں وفاق نے تین ارب روپے دیئے تھے اور اس سال پانچ ارب ساٹھ کروڑ روپے دیئے گئے ہیں جب کہ سندھ اور پنجاب کو جی ڈی ایس کی مد میں چالیس ارب روپے دیئے گئے ہیں۔ جناب! پنجاب اور سندھ میں کہاں سے گیس نکلتی ہے شاذ و نادر کسی کو معلوم ہو گا مگر ساری دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کی گیس سوئی سے نکلتی ہے اور بلوچستان سے آتی ہے اور بلوچستان کے جس علاقے سے گیس نکلتی ہے اسی کے نام پر گیس کا نام سوئی گیس رکھا گیا ہے جناب پسیکر! وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ جو جی ڈی ایس وفاقی گورنمنٹ اکٹھی کرتی ہے اس کا زیادہ حصہ بلوچستان کو دیا جائے یہ بلوچستان کا حق ہے اور اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وفاق سے یہ بھی مطالبہ کیا جائے کہ پاکستان پڑولیم کے تمام شیرز جو وفاق کے پاس ہیں وہ بلوچستان کو دیئے جائیں کیونکہ یہ بلوچستان کی آمدنی سے بنے ہیں اور سالانہ پندرہ ارب روپے کا منافع بھی بلوچستان کا حق ہے کیونکہ پاکستان پڑولیم کا نوے نیصدار و مدار بلوچستان پر ہے۔ جناب! میری چوتھی اور آخری تجویز جیسا کہ بلوچستان قرضوں کی مد میں

سودی صورت میں ایک ارب ستر کروڑ روپے ادا کر رہا ہے جس کا شرح سود چودہ سے اٹھارہ فیصد ہے جناب پیکر! میں یہاں تجویز دینا چاہوں گی جس کا ذکر ابھی ہمارے پارلیمنٹ لیڈر نے بھی کیا کہ ایشانی ترقیاتی بینک یہ سفید ہاتھی ہے لیکن بدقتی سے ہم اس سسٹم میں گھس گئے ہیں اور اب یہ ہماری مجبوری بن گیا ہے تو کیوں نہ ہم اس سے ایک برا قرضہ لے کر اپنا پچھلا قرضہ ادا کریں جس کا سود بہت مہنگا ہے وہ سود کی مدد میں سالانہ 5 فیصد کٹوتی کرتا ہے اس طرح سے ہمارا معاشی بحران بہت حد تک کم ہو گا جناب پیکر! ہم جانتے ہیں اس وقت گلوبل اکنامک کرنسیز چل رہا ہے پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے لا اینڈ آرڈر کی پچینکش ہو، باہمی اختلافات، محرومیاں یا احساس کمتری ان تمام کا انحصار معيشت پر ہے ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم ایسی سرز میں پر بنتے ہیں جس کے وسائل سے ہم اپنے معاشی بحران کو ختم کر سکتے ہیں۔

جناب پیکر: شکریہ جی۔ حبیب الرحمن محمد حسنی صاحب!

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیری بی واسا): شکریہ جناب پیکر صاحب! کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا میں سی ایم صاحب اور منسٹر فناں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے متوازن بجٹ پیش کیا جس طرح سی ایم صاحب نے شروع ہی دن سے بلوچستان کے جتنے مسئلے تھے چاہے معاشی حوالے سے یا سیاسی حوالے سے دوسرے مسئلے تھے مرکزی حکومت کے سامنے اٹھائے اس کے لئے میں ان کو اور انکے ساتھیوں کو جوان کے ساتھ ساتھ در ہے ہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مرکز کے ساتھ دو ٹوک باتیں کیں اور بڑی کوششیں کیں اور کسی حد تک وہ کئی معاملوں میں کامیاب بھی رہے۔ مگر بلوچستان کے عوام کو یہ امید تھی کہ جو کوششیں کی جا رہی ہیں اور بلوچستان کا سب سے اہم مسئلہ این ایف سی کا تھا اس میں بلوچستان کی ڈیماڈ تھی کہ رقبے کو بھی بیچ میں شامل کر کے اس کی بنیاد پر اس کی تقسیم ہو وہ اس طرح نہیں ہوا جس سے عوام میں ایک مایوسی پیدا ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی گورنمنٹ کو اس دفعہ ان حالات میں جو بلوچستان میں ہیں اور بلوچستان کے عوام کی ڈیماڈ ہے کہ اس کو حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے ان حالات میں بہت ضروری تھا کہ بلوچستان کی ڈیماڈ پوری کی جاتی مگر بدقتی سے ایسا نہیں ہوا میں امید کرتا ہوں کہ سی ایم صاحب نے جس طرح کوششیں کیں وہی کوششیں جاری رکھیں گے اور ہم امید کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ نئے سال این ایف سی میں جو بلوچستان کی ڈیماڈ تھی وہ پوری کی جائیگی اور نیا این ایف سی جاری ہو گا اس کے علاوہ جناب پیکر! جس طرح ساتھیوں نے کہا کہ ہر سال جون میں ہمارے سی ایم صاحب دوسرے حضرات بجٹ بنانے کے لئے جاتے ہیں مرکزی حکومت سے ڈیماڈ کرتے ہیں اس کے لئے باقاعدہ اس کا ایک حل ہونا چاہیے دوسرا جو میگا پراجیکٹ ہیں بلوچستان کے سیندک اور ریکوڈ ک

کے جو منصوبے ہیں دنیا میں کا پر اینڈ گولڈ کی سب بڑی مقدار یہاں پائی جاتی ہے ان میں بلوجستان کا شیئر اور گوادر پورٹ بلوجستان کے حوالے کرنے کے متعلق جیسے ساتھیوں نے بھی بتایا اور آپ کو بھی علم ہے کہ 2 فیصد بلوجستان کو ملتا ہے دنیا میں کہیں بھی اس طرح نہیں ہوتا میں سمجھتا ہوں کہ مرکزی حکومت سے کہا جائے کہ پرانے ایگریمنٹ کو منسون خ کر کے نیا ایگریمنٹ کیا جائے کم از کم 30 یا 35 فیصد بلوجستان کا شیئر بنتا ہے ریکوڈ ک اور سیند ک میں اگر یہ ہوتا ہم خود اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنا بجٹ خود بنائیں۔ اور ترقیاتی منصوبوں میں جو دس بارہ ارب روپے رکھے جاتے ہیں اس سے کچھ نہیں ہو گا اگر یہ ہوتا بلوجستان اس قابل ہو جائیں گا کہ ترقیاتی منصوبوں کی مد میں جو دوسرے صوبوں میں ڈیڑھ دو سوارب روپے رکھے جاتے ہیں ہم بھی اس قابل ہو جائیں گے۔

جناب پیکر صاحب! ان مشکل حالات کے باوجود جو بجٹ پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک متوازن بجٹ ہے بلوجستان میں جو یروزگاری کا مسئلہ ہے اس میں چار ہزار نئی اسامیاں پیدا کی گئی ہیں اس سے یقیناً یروزگاری ختم تو نہیں ہو گی لیکن اس میں کچھ کمی تو ضرور آئیں گی میں سمجھتا ہوں کہ جو ہمارے نوجوان ہیں جو ہمارے لوگ ہیں ان کا گزارہ صرف سرکاری ملازمتوں پر ہے ان کا بھی قصور نہیں ہے بلوجستان میں کارخانے اور روزگار کے کوئی ذرائع نہیں ہیں لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں سرکاری ملازمت مل جائے تو اس کے لئے ہمیں کوئی ایسا حل نکالنا ہو گا۔ شاہ صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں اس میں جو منصوبے شامل کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان پر عملدرآمد ہو تو بلوجستان میں یروزگاری کسی حد تک ختم ہو جائیں گی اس کے علاوہ بلوجستان میں معد نیات کے شعبے کو ترقی دیکر میں سمجھتا ہوں کہ اس سے یروزگاری ختم ہو سکتی ہے اس کے شعبے کو آگے لے جانا ہو گا اس کے لئے ہمیں ما نزٹو مارکیٹ روڈ اور ما نزٹ او نز کو بجلی کی سہولیات دینا ہو گی اور ان علاقوں میں اگر نئے چھوٹے کارخانے قائم ہوں تو ہر کوئی اپنے علاقے میں برس روزگار ہو گا بلکہ میں سمجھتا ہوں پھر یروزگاری پر قابو پایا جاسکے گا۔ جناب پیکر! زراعت کے حوالے سے بلوجستان کے عوام کا گزارہ اسی زراعت پر ہے اور بارشیں بلوجستان میں کم ہوتی ہیں زیادہ تر خشکاب کے زمیندار ہیں اور کچھ علاقوں میں ٹیوب ویز ہیں لوگوں کا اسی پر گزارہ ہے ابھی لوگوں کے ذہنوں میں ایک شک پایا جاتا ہے کہ وفاقی گورنمنٹ نے زراعت سمیت سب شعبوں پر سب سیڈی ختم کر دی ہے اور بلوجستان میں بجلی کی مد میں جو سب سیڈی دی جا رہی تھی جو مرکزی گورنمنٹ کا حصہ تھی وہ ختم ہو گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہت بڑا نقصان ہو گا اور زمیندار اس قابل نہیں ہونگے کہ بجلی کا مل ادا کر سکے اور تقریباً ایک ٹیوب ویل کا بل 50 یا 60 ہزار روپے ماہانہ آئیگا اور وہ چھوٹے زمیندار جو 4 ہزار روپے کا بل ادا نہیں کر سکتے تھے وہ 50 ہزار روپے کیسے ادا کر سکیں گے؟ تو میری وفاقی گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ وہ

سبسیدی ختم نہ کرے اور زمینداروں میں جو بے چینی پائی جاتی ہے وہ ختم ہو۔ اس کے علاوہ جناب پیکر صاحب! تعلیم کے شعبے میں میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے کئی سالوں سے اس سال زیادہ ترجیح دی گئی ہے۔ میں ایجوکیشن منسٹر اور فناں منسٹر کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے کافی حد تک نئے پرائمری سکول جہاں ضرورت تھی پرائمری کو مدل اور مدل کو ہائی سکول کا درجہ اس سے یقیناً تعلیم کے شعبے میں بہتری آئی گئی ایسے علاقے ہیں جہاں پر بنے چڑیاں یا پرائمری کے بعد تعلیم چھوڑ دیتے ہیں یا پرائمری کے بعد اب وہاں سکول قائم ہونے سے وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکتیں گے میری وزیر تعلیم سے گزارش ہے کہ میرا تعلق جس ضلع سے ہے وہاں پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں صرف ہائی سکول ہے اس میں کالج ہے نہیں کم از کم بجٹ میں اثر کالج شامل کرنا چاہے تھا۔ اس کے علاوہ جناب پیکر! صحت کے شعبے میں جو کئی ڈسٹرکٹ میں 50 بستروں کے ہسپتال کا اعلان کیا ہے اس سے یقیناً صحت کی سہولیات لوگوں کو میسر ہو گئی لیکن جیسے باقی ساتھیوں نے بھی بتایا کہ سب سے بڑا مسئلہ ہسپتال میں ڈاکٹر حضرات کی پوسٹنگ کرنے کا ہے میرا ایک علاقہ ہے مانشیل جو کوئی سے سات سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے وہاں نزدیک کوئی بھی ہسپتال نہیں ہے لوگوں کو دالبدین کے لئے تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر دور آنا پڑتا ہے وہاں پر ہسپتال موجود ہے لیکن گزشتہ سات آٹھ سالوں سے بلکہ جب سے قائم ہوا ہے وہاں ڈاکٹر نہیں ہیں پچھلی گورنمنٹ میں کئی بار ڈاکٹروں کی وہاں پوسٹنگ کی گئی تو انہوں نے کینسل کر دادی۔ تو میری گزارش ہے کہ ڈاکٹروں کو وہاں بھیجا جائے اس پر میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر حضرات کا بھی قصور نہیں ہے وہاں پر محکمہ صحت اور محکمہ خزانہ کو چاہیے کہ ان کو سہولیات دیں گا ڈیاں دیں وہاں پر رہنے کی جگہ دیں یہ سب اگر سہولیات موجود ہوں تو کوئی ڈاکٹر وہاں جانے سے انکار نہیں کریگا۔ اس کے علاوہ جناب پیکر! بلوجستان بہت وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے ہر جگہ ہم ہسپتال نہیں دے سکتے میں نے محکمہ صحت سے گزارش کی تھی کہ جو علاقے بہت ضروری ہے جیسے لوگوں کو ڈیڑھ سو کلو میٹر دور جانا پڑتا ہے اگر ہم وہاں پر ہسپتال نہیں بناسکتے کم از کم ڈسپنسری بنائے ڈسپنسری وہاں پر بھاد دیں پھر بھی لوگوں کو کچھ نہ کچھ ریلیف ملے گا لیکن اس حوالے سے اس بجٹ میں کوئی بھی ڈسپنسری شامل نہیں کی گئی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ صحت کے حوالے سے لوگوں کو پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ اس کے علاوہ جناب پیکر صاحب! سب سے اہم مسئلہ اس وقت بلوجستان میں امن و امان کا ہے آپ کہیں بھی جائیں لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں چاہیے ہم بیزار ہیں تعلیم سے ہمیں آپ تحفظ دیں ہمارے لئے آپ امن و امان بہتر کر دیں تو اس کے لئے ہمیں سوچنا ہو گا کہ اس کا کیا طریقہ کھیں کیونکہ پورے خطے میں حالات خراب ہو گئے ہیں پورے پاکستان میں خراب ہو گئے ہیں یہاں پر لیویز کو جو پولیس میں خدم کیا گیا اس سے بھی کچھ خرابیاں پیدا ہوئیں ابھی دوبارہ پولیس کو لیویز میں

conversion کا نوٹینکیشن ہو گیا ہے پانچ ڈسٹرکٹ میں یہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک اس پر عمدراً مدد نہیں ہو رہا ہے جو پولیس والے ہیں وہ بالکل ڈپسی لئے نہیں رہے ہیں ان سے بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں جی نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے لیویز آ کے سنبھالے۔ ابھی چوری ڈیکٹیک اکٹھ علاقوں میں زیادہ ہو گئی ہے حالات بہت خراب ہو گئے ہیں لوگ دن کو سڑکوں پر سفر نہیں کر سکتے رات تو ڈور کی بات ہے ہمیں اس کے لئے سوچنا ہوگا۔ جناب پیکر صاحب! میرا تعلق جس ضلع سے ہے میں اس کی ایک مثال دونگا اس کا رقمہ 40 ہزار اسکواڑ کلو میٹر ہے ابھی اس کے لئے وہاں لیویز کی نفری ڈیڑھ سو ان میں بھی کچھ ریاضتمنٹ کے قریب ہیں ڈیوٹی دے نہیں سکتے کوئی سوکے قریب میرے خیال میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ تو سو لیویز کے ذریعے ہم کس طرح 40 ہزار اسکواڑ کلو میٹر کو cover کر سکتے ہیں یہ ناممکن بات ہے۔ میں وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور ہوم فنٹر سے اپیل کرتا ہوں کہ اس سال لیویز اور پولیس میں نئی اسامیاں پیدا کی جائیں جس ضلع میں سو لوگ ڈیوٹی دے رہے ہیں وہاں پر کم از کم دو تین سو لوگ ہوں اور وہاں پران کو گاڑیاں اور جدید آلات دیے جائیں تب جا کے یہ مسئلے حل ہو نگے۔ جناب پیکر صاحب! ہر سال وفاقی پی ایس ڈی پی میں ذکر کیا جاتا ہے کہ 50 ارب روپے رکھے گئے ہیں 40 ارب روپے رکھے گئے ہیں پچھلے سال بھی 50 ارب روپے رکھے گئے تھے مگر ان میں ایک منصوبہ ہمارے علاقے میں بسمیہ، نال، پنجکور روڈ کا تھا جس کے لئے 22 ارب روپے رکھے گئے تھے مگر اس میں بالکل انہوں نے بہت کم پیسے release کیے جس کی وجہ سے سارا سال وہ کام بند پڑا رہا۔ ابھی اس بجٹ میں دوبارہ شامل کیا گیا ہے اور عوام کو خدشہ ہے کہ پھر یہاں پر وہی حال ہو گا پیسے تو رکھے گئے ہیں لیکن ریلیز نہیں ہو گئے کام نہیں ہو گا کام ابھی بھی بند پڑا ہے میری وفاقی گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ اس کے لئے جتنے فنڈ زرکھے گئے ہیں وہ سارے اس سال ریلیز کیے جائیں تاکہ اس روڈ کا کام مکمل ہو۔ ابھی روڈ بن رہا ہے جو پرانا روڈ تھا وہ بند پڑا ہے اور سات سو کلو میٹر لوگ ڈائیوریشن پر سفر کر رہے ہیں تو لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ وفاقی گورنمنٹ سے بات کریں جتنے فیڈرل کے منصوبے ہیں ان کے لئے جتنے پیسے رکھے گئے ہیں ان کو فوراً ریلیز کیا جائے۔ اس کے علاوہ جناب پیکر صاحب! پانی جو ایک بنیادی ضرورت ہے گوکہ گزشتہ چار پانچ سال میں بہت زیادہ واٹر سپلائی دیے گئے ہیں تقریباً 80 فیصد علاقوں میں مگر آج بھی وہ بند پڑے ہیں ہوایہ کہ گورنمنٹ نے واٹر سپلائی بنا کے دیدیے مگر ان کو چلانے کا انتظام انہوں نے کمیونٹی کے حوالے کیا ہے وہاں پر لوگ اتنے غریب ہیں کہ دو وقت کی روٹی کے لئے محتاج ہیں وہ کس طرح یہ ٹیوب ویز چلا سکتے ہیں اس لئے یہ سارے بند پڑے ہوئے ہیں میری گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ ان کو چلانے کا بندو بست خود ہی کرے ان کو چلانے کے لئے ڈیزل

اور ڈرائیور دے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! میں نے دیکھا بجٹ میں جنگلات کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے ہمارا علاقہ بہت بڑا ہے وہاں پر لوگ درخت کاٹ کر لے جا رہے ہیں ان کے protection کا کوئی انتظام نہیں ہے اس کیلئے وہاں پر کوئی پراجیکٹ دیتے وہاں پر ان کے protection کے لئے نئی اسمایاں پیدا کی جاتیں۔ جناب اسپیکر! اس کے علاوہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں ایک بہت اہم مسئلہ ہے پچھلے بجٹ میں بلکہ اس سے پچھلے بجٹ میں ہر دفعہ میں نے اپنی بجٹ speech میں گزارش کی ہے پچھلی دفعہ وزیر خزانہ گیلو صاحب اس سے پہلے شاہ صاحب تھے میرے ڈسٹرکٹ میں ٹریشوری آفس بنانا ہوا ہے گزشتہ سالوں سے ٹریشوری آفیسر بھیجا نہیں جا رہا ہے میں نے کئی دفعہ گیلو صاحب سے گزارش کی انہوں نے اپنی پچھلی بجٹ speech میں وعدہ کیا تھا کہ ہم واشک میں ٹریشوری آفیسر بھیجوائیں گے۔ جب شاہ صاحب فناں منظر تھے انہوں نے بھی وعدہ کیا تھا بجٹ کے ریکارڈ میں موجود ہے مگر آج تک وہاں پر انہوں نے کوئی ٹریشوری آفیسر نہیں بھیجا۔ میری گزارش ہے کہ اس سال وہ اس کا وعدہ کریں اور فوراً بجٹ کے بعد وہاں ٹریشوری آفیسر بھیجادیں۔ جناب سپیکر! میں آخر میں اسمبلی، ایم پی اے ہاٹل اور ڈی پی آر کے فوٹو گرافر زیں جو ہر سال ان کیلئے ایک یادو مینی کی تخلوہ کا اعلان کیا جاتا ہے میری وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی بجٹ speech میں اس کا اعلان کریں شکریہ جناب سپیکر!

(ڈیک بجائے گئے)

اس موقع پر جناب ظہور حسین خان کھوسہ چیئرمین صدارت کی گزری پر متمکن ہوئے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ!

ڈاکٹر رقیہ ہاشمی (وزیریمن الصوبائی رابطہ): شکریہ جناب سپیکر! مقر وض ملک کا مقر وض صوبہ اس نے 80 ارب روپے کا بجٹ پیش کیا ہے جس کا خسارہ نو ارب روپے بتایا گیا ہے 53 ارب روپے اخراجات جاریہ اور 21 ارب روپے ترقیاتی اخراجات کے لئے رکھے گئے ہیں۔ گوکنگی فری بجٹ ہے اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کی تخلوہ میں 15 فیصد اضافہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! تاہم یہ تین ارب budget support کے بعد بھی خسارے کا بجٹ ہے یہاں میں یہ کہنا چاہو گی کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال تعلیم اور صحت کیلئے بہت کچھ رکھا گیا ہے۔ صحت کے حوالے سے میں کچھ کہنا چاہو گی ہمارے وزیر صحت یہاں تشریف رکھتے ہیں اتفاقاً پچھلے ہفتے مجھے سنڈیمین ہسپتاں میں اچانک جانے کا اتفاق ہوا وہاں P.P.C. جہاں پر دل کے مریض ایمپ جنسی میں رکھے جاتے ہیں میں اگر اس کی بے لسمی اور اس کے گداپن ڈاکٹروں کی غیر موجودگی کا آج اسے کیا کروں گی تو میں سمجھتی ہوں کہ میں در دل نہیں رکھتی یا میں

ایک ڈاکٹرنہیں ہوں تو یہاں اس اسمبلی کے فلور سے میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گی کہ کم از کم ایم جنہی کے لئے patient آپ کے ہمارے سنڈیکن میں مجھے بی ایم سی کا علم نہیں ہے لیکن سنڈیکن ہسپتال جہاں پر مجھے اکثر جانا پڑتا ہے کہم از کم اس کی حالت زار بہتر بنانے کیلئے ڈاکٹر زکی موجودگی تھیں ہناکی جائے۔ جناب پسیکر! جب وہاں پر میں گئی تھی کوئی ڈاکٹرنہیں تھا ایک نرس تھی جو ایم جنہی کو deal کر رہی تھی میں شکر گزار ہوں اپنے منسٹر صاحب کی ان کو میں نے وہاں سے فون کیا سیکرٹری ہیلتھ اور ایم ایس کو بھی میں نے فون کیا کہ ایک U.A.C. اور U.C. جہاں انسان کی جان بچائی جاتی ہے اگر وہاں پر آپ کو زندگی بچانے کی ادویات کے علاوہ ڈاکٹر اور پیر امید ک میسر نہ ہوں تو یہ زیادہ بجٹ رکھنے کا فائدہ کیا ہوگا۔ جناب پسیکر! جس طرح میں نے عرض کیا کہ یہ مقروض ملک کے مقروض صوبے کا بجٹ ہے بلوجستان واحد صوبہ ہے جس نے اپنے وسائل سے آمدنی کا یہ ہدف سو فیصد حاصل کرنے کے بعد ترقیاتی منصوبوں کے لئے بھی سو فیصد فنڈز جاری کئے ہیں اس میں بہتر ایک چیز جو مجھے نظر آئی ہے کہ پولیس کے لئے تنخوا ہوں میں تھوڑی بہت increase ہو جائے شاید ان کی مالی حالت بہتر ہو لیکن مجھے نہیں لگتا ہے کہ ان کی مالی حالت اس بجٹ پیش کرنے سے بہتر ہوگی۔ بلوجستان واحد صوبہ ہے جس نے اپنے وسائل آمدنی 3.6 روپے کا ہدف حاصل کیا ہے اور ابھی تک کسی اور صوبے نے حاصل نہیں کیا ہے۔ اسی طرح وفاقی حکومت نے پچھلی دفعہ جو 21 ارب روپے ریلیز نہیں کیے ہم پھر گپکول ہاتھ میں لیکر جائیں گے اور اس بجٹ کے لئے فقیروں کی طرح بھیک مانگ کر لائیں گے۔ میں جناب پسیکر! اس فلور پر یہ کہنا چاہوں گی کہ بلوجستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا بڑا صوبہ ہے جوزیز میں دولت سے مالا مال ہے۔ اگر آپ پنجاب، سندھ اور سرحد کو دیکھیں ان کے وسائل ان کے اپنے پاس ہیں بلوجستان کے معدنی ذخائر جوزیز میں ہیں میں اس اسمبلی اور آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہم از کم ہم اپنی زیریز میں دولت کو حاصل کرنے میں تو کامیاب ہو جائیں ہمیں مستقبل میں ہاتھ پھیلانے کے لئے وفاق کے پاس جانا نہیں پڑیگا اگر ہم یہاں سے اس چیز کی شروعات کریں۔ اب میں اپنی ذاتی رائے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اتنا huge بجٹ ہم نے PSDP کے سفید کاغزوں کو کالی لکیروں سے بھر دی ہے اب میں ایوان بالا سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا اس سے عام آدمی کو ریلیف ملے گا؟ ایک عام آدمی کو تعلیم کی سہولت ملے گی؟ ایک عام آدمی کو سخت کی سہولت ملے گی؟ جس طرح ہمارے بجٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ چودہ ہزار اسامیاں، افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے پچھلے سال بھی میں حکومت کا حصہ تھی ایک چوکیدار کی پوسٹ نہیں لگا سکی چودہ ہزار کیا آپ چودہ لاکھ اسامیاں پیدا کر دیں اگر حقدار کو حق نہیں ملتا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس کی کاغزوں میں لکھنے کی حد تک خوبصورتی ہو سکتی ہے۔ آج صحیح میں اخبار

پڑھ رہی تھی جس میں تعلیم کے حوالے سے خبر نظر سے گزری۔ وزیر تعلیم سے میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ جوانہوں نے اساتذہ کو بھرتی کرنا تھا اس level پر وہ کیوں بند ہو گئے ہیں یہاں میں اسمبلی سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ کم از کم اپنی بات پر تو قائم رہے۔ بار بار تجویز بدلنے سے انسان کا وزن نہیں رہتا اور ماشاء اللہ خدا نے آپ کو ایک بہت اچھا status دیا ہے تعلیم کے حوالے سے خدا کے لئے کسی کے پریشر میں مت آئیں کسی کے دباؤ میں نہ آئیں حصہ رکوان کا حق دیا جائے۔ یہاں مجھے PSDP نظر سے گزار صفحہ نمبر 94-96 میں مساجد کے لئے 26 کروڑ کا تخمینہ پیش کیا گیا ہے لیکن اس میں کوئی detail نہیں ہے میں اسمبلی کے فلور سے اور جناب سپیکر! آپ سے گزارش کروں گی کہ 26 کروڑ روپے جو مساجد کے لئے ہیں ان کو بلوجستان کے تمام مساجد، امام بارگاہوں، چرچزوں تماں جو دنیٰ درسگاہیں ہیں ان پر ضرور تقسیم کیا جائے۔ (ڈیک بجائے گئے) میں آخر میں پھر اپنے وزیر اعلیٰ ان کی ٹیم اور چیف سیکرٹری کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جو بحث پیش کیا گیا ہے آج شام اس کو پاس بھی کر دین گے لیکن جنہوں نے بحث بنانے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا جو ہماری نظروں سے اچھل ہیں پرنسپنگ پرلس ہے ٹینکل ٹاف ہے ان سب کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی ان کے تعاون کے بغیر تاہم اتنا کچھ نہیں ہو سکتا تھا میں آخر میں اپنے وزیر اعلیٰ سے گزارش کروں گی کہ اپنی آخری speech میں بلوجستان اسمبلی، ایم پی اے ہائل اور ڈی پی آر کے فوٹو گرافروں کے لئے حسب روایت ایک یا دو ماہ کی تاخواہ کا اعلان کریں، بہت بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: محترمہ رو بینہ عرفان!

محترمہ رو بینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): Thank you جناب سپیکر! بلوجستان کا بحث جناب سپیکر! ایک الیہ سے کم نہیں ہے جب بھی پاکستان میں بحث بتتا ہے تو تمام ملکوں کی نظریں بجائے کہ وفاقی بحث پر کسی اور صوبے کے بحث پر نہیں گرسب کی نظریں اور focus بلوجستان کے بحث پر ہوتی ہیں کہ اس بار بلوجستان کس طرف اور کہاں پر اپنا چکپوں لے جائیگا جناب سپیکر! اس deprive صوبے کے اس imbalance کو کیا اتنا حق نہیں ہے کہ وہ اپنا بحث خود بنا سکیں؟ کسی صوبے میں balance تو یہاں کسی صوبے میں کہ balance چاہے پرندوں، انسانوں اور حیوانوں میں بھی ہو۔ مگر trillion کا بحث اور ایک صوبہ جو رقبے کے لحاظ سے معدنیات کے لحاظ سے زمینی لحاظ سے روایتی لحاظ سے جو ہر لحاظ سے میرے خیال سے سب سے عظیم اور سب سے rich صوبہ ہے اس کو اتنا پسمندہ رکھا گیا ہے کہ اس کا بحث بھی ہمارے وزیر نرخانہ صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کی کوششوں ان کی مہربانی اور ان کی باگ دوڑ سے

I think it is a well balanced budget which ہم نے اپنا بجٹ جس طرح بھی ہوا بنادیا they have put وہ اس طرح سے کہ ہمارے جتنے سیزرن پارلیئنمنٹ جتنے بھی سینٹر وزراء جتنے پارلیمنٹ لیڈر ان ہیں ہر ایک ممبر اسمبلی جن کی تجویز اور دن رات کی انٹھک محنت سے انہوں نے ایک balance PSDP بنا یا۔ نہیں تو جناب پیکر! ہر سال کی طرح میں پچھلے ادوار میں تھی صرف ایک PSDP ہمیں ملا اس کے بعد ہم نے PSDP کے pages تک بھی نہیں دیکھے ہمیں تو شکر کرنا چاہیے کہ اسمبلی کے ہر ممبر کو ساڑھے نوک روڑ روپے PSDP میں ملے آپ ہمارے دلوں سے پوچھیں جو پچھلے ادوار کے لوگ تھے انہوں نے PSDP میں جو تین اسمیموں کی نشاندہی کی ہوئی تھی وہ بھی انہیں نہیں ملیں۔ جناب پیکر! اسے عوامی دور کہتے ہیں اور عوامی دور کا یہ ہے کہ جو عوامی نمائندے ہیں آج ان کی جیت یا ہم شکر گزار ہیں اپنے ان نمائندوں اور ان لیڈروں کے PSDP نہیں بنایا اگر آپکو forty sixty ملے ہیں تو ہم شکر گزار ہیں اپنے ان نمائندوں اور ان لیڈروں کے کہ انہوں نے ہمیں ایسا بجٹ دیا کہ ہم اس کو پیش کر سکے اور ہم اپنے حلقوں میں کچھ دے سکیں اور بلوچستان کو اس پسمندگی کے بھرمان سے نکال سکیں۔ جناب پیکر! اگر ہم پیک representative وہ یہاں پیش ہے ہمیں عوام ووٹ دیکر ایک امید کے ساتھ لاتے ہیں کہ ہم ان کی گلی کو چوں میں ان کے گھروں میں روشنی لائیں گے پینے کا صاف پانی، بچوں کو تعلیم اور صحت کی سہولیات دینے گے جو وہ محروم ہیں ہمارے دیہی علاقوں میں۔ جناب پیکر! ایسے لوگ ترقی نہیں کر سکتے جو صرف اپنے مفاد کے لئے سوچتے ہیں آج میں واقعی یہ کہہ سکوں گی کہ یہ ایک عوامی دور ہے کیونکہ یہاں پر ایک عوامی بجٹ دیا گیا ہے اور یہ تمام لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام ڈسٹرکس اس میں شامل کئے گئے ہیں اور خواتین کو بھی اتنا ہی بجٹ دیا گیا ہے جتنا مرد حضرات کو دیا گیا ہے جناب پیکر! اب میں سیکٹروائز بات کروں گی کیونکہ یہ بجٹ کی تقریر ہے اس میں آپ مجھے ضرور ٹائم دیں گے جناب پیکر! اول تو انہوں نے on goings on going ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ ایک نئی اسمبلی ہے نئے لوگ ہیں نئے ممبرز ہیں وہ اپنے حلقوں میں جا کر کیا کام دکھائیں گے ان کا خیال تھا اگر on going ہو تو 25 سال تک بھی ہم یہاں پر بجٹ پیش نہیں کر سکیں گے صرف کاغذی کارروائی ہوگی اگر یہ عوامی حکومت ہے ہم اس کی شکر گزار ہیں کیونکہ اس 40 فیصد on going میں بھی ایسی بچکوں پر کام کیا ہوا ہے imbalance آپ دیکھیں جہاں پر جس مدرسہ کا وجود نہیں ہے اس پر دس کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں PSDP نمبر بھی نہیں ہے۔ جناب پیکر! یہ ایک پڑھی لکھی اسمبلی ہے پڑھے لکھے لوگ آئے ہیں ہر کوئی بجٹ پڑھ سکتا ہے اور PSDP سے sections کا سکتا ہے ان فنائس میں اگر آپ ہمیں بٹھادیں Every body will know economist بھی

آپ کو یہاں پر ملیں گے آپ کو اچھے لوگ یہاں پر ملیں گے جو آپ کو PSDP سے ایسی نشاندہی کریں گے کہ آپ کو پتہ چلے گا کہ بلوچستان کے عوام پر کیا ظلم ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں ان حالات میں ہم ایک سیکٹر کو بالکل بھول گئے پاکستان گورنمنٹ چاہے صدر ہو with due respect ووزیر اعظم ہوفاران منستر ہو جھولیاں پھیلا کر ولڈ بینک، امریکہ اور دوسرے ملکوں سے امداد مانگتے ہیں۔ سوات کے لوگ ہمارے بھائی ہماری بینیں ہیں پاکستان میں اتنی بھرت پہلے کبھی نہیں ہوئی جتنی ابھی ہو رہی ہے 25 لاکھ سے زائد لوگ بھرت کر گئے ہیں مگر کیا ہمیں وہ لوگ یاد نہیں آتے جب ڈیرہ گٹھی اور کوہلو میں آپریشن ہو رہا تھا وہاں کے لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر کراچی کے ساحل سے لیکر چن کے بارڈر تک ڈیرہ اسماعیل خان اور ملتان وہاں پر آج بھی دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں کیا ان کیلئے کوئی فنڈ نہیں ہے کیا ان کیلئے کوئی امداد نہیں ہے؟ (ڈیک بجائے گئے) میں سمجھتی ہوں جناب سپیکر! اس وقت سب سے زیادہ IDPs کا جو مسئلہ ہے وہ بلوچستان کا ہے اور فنڈ زبانہ سے یہاں پر پانچ لاکھ میں آرہے ہیں وہ بلوچستان کو دینا چاہیے اور بلوچستان کے ان displaced لوگوں کو ان کے گھروں میں باعزت رکھا جائے۔ جناب سپیکر! ڈیرہ گٹھی اور کوہلو میں ڈیمز کی ضرورت نہیں ہے وہ بارانی علاقے ہیں وہاں کا بارانی پانی وہ سب بہہ کر سبی یا موسمی خیل چلا جاتا ہے مگر میں سمجھتی ہوں ڈیرہ گٹھی اور کوہلو کے مری اور گٹھی قبائل کے جو IDPs ہیں سب سے پہلے ہمیں ان پر توجہ دیتی چاہیے اور جس طرح ہم نے وفاقی گورنمنٹ کے پاس بگ دوڑ کی ہے ہمیں سب سے پہلے ان کے لیے مرکز سے فنڈ رخصت کرنے چاہیں۔ جناب سپیکر! ایکوکیشن میں بچے ہماری قوم کے مستقبل ہیں ان کو پڑھانے والے قوم کے مستقبل کے راہنماء ہیں اگر اچھے اساتذہ ہوں تو بچے اپنے ملک کو اچھے مستقبل دیں گے اگر institutions اچھے ہوں تو قومیں بڑھتی ہیں اور ترقی کرتی ہیں مگر ان institutional heads کو بھی چاہے گرلز کالج ہو چاہے وہ منزی یونیورسٹی ہو چاہے بلوچستان یونیورسٹی ہوان کو چاہیے کہ سیاست سے دور رنگ، نسل، طبقہ اور جھنڈوں سے بالاتر ہو کر اپنے عوام اور اپنے بچوں کو ترقی دیں اور پڑھائیں آج سب سے زیادہ فنڈ زامبکیشن پر focus ہو رہے ہیں مگر کیا ہمارے یہ Institutional Heads, are they capable running these institutions? We are just opening political institutions and waging war bearers between the casts whether they are Balochs, Pathan Pashtoons , Punjabi and Sindhis یہ لوگ بچوں کے دلوں میں یہ نجاشیں پیدا کرتے ہیں کہ یہ سندھی ہے یہ بلوچ ہے یہ پنجابی ہے یہ سنجابی ہے یہ institutional heads کو بھی

دیکھنا چاہیے میں اپنے وزیر تعلیم کو ضرور یہ کہوں گی کہ اگر تعلیم کے فروغ کے لیے وہ کچھ کر رہے ہیں تو ان institutional heads پر وہ ضرور نظر رکھیں کیونکہ ہمارے بچے قوم کے مستقبل ہیں ہمیں بھی ان بچوں کو ہمارے بچوں کا مستقبل وہ ٹاٹ نہیں ہمارے بچوں کا مستقبل وہ بھی پرانی کتابیں نہیں ہمارے بچوں کا مستقبل وہ پرانے ٹوٹے چھوٹے UNICEF کے بلیک بورڈ نہیں۔ ہمارے بچوں کا مستقبل یہ ہے کہ وہ ان کرسیوں پر بیٹھیں اور وہی رنگین بورڈوں پر دیکھیں اور انہی رنگین چاکوں سے وہ تعلیم حاصل کریں اور اچھی کتابوں سے۔ یہ تب ہو گا جب ہم سب مل کر انہیں صاف کریں گے وہ ناراضگی وہ قومیت آپ ان کی میلنگز بلائیں آپ ان کی میلنگز اپنے پارلیمنٹی لیڈرز اور اپنی پراؤشنل اسمبلی اپنے legislatives کے ساتھ رکھیں کہ ہم جو یہاں پر بیٹھے ہیں ہم قوم قومیت کو نہیں دیکھتے ہیں ہم اپنا بلوچستان کو دیکھتے ہیں بلوچستان میں بننے والے ہر بلوچستانی کو وہ ترقی چاہیے مضبوط قومیں چائیں جو آگے جائیں ان نفرت کی دیواروں کو علم کے ذریعے ہی توڑا جاسکتا ہے۔ جناب سپیکر! اب میں آتی ہوں ہیئتھ پر اگر ہمارے ادارے ہماری خواتین جن کی زیادہ تر اموات سفر میں جب وہ کے دوران طنہیں کرتیں وہ یہاں پر آتی ہیں۔ یہاں پر کوئی گاتنا کا لوچست ان urban pregnancy areas میں نہیں ہے تو rural areas کا کیا ہو گا آپ آ کرو ہاں کے hospital RHC یا BHU یا main hospital کو دیکھیں ڈسٹرکٹ hospital کے ان کا کیا حال ہے ان کا تو کوئی پر سان حال نہیں ہے۔ آزیبل وزیر صحت یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو جہاں کا بھی ڈاکٹر ہے جس ڈسٹرکٹ سے اس کا لوکل ہے جب وہاں کی سیٹ پر آ سکتا ہے اس کو کم از کم تین سے چار سال تک وہاں پر لازم قرار دیا جائے تاکہ وہ وہاں پر ڈیوٹی دے ہر روز تباہ کے لئے سفارش اور ٹیلی فون آ رہے ہیں ان چیزوں کو ہم رد کر لیں۔ ان لوگوں کا حق بنتا ہے اس ڈاکٹر پر کہ ان کے ضلع کی سیٹ پر وہ آیا ہوا ہے آج ہمارے پاس ڈاکٹر نہیں ہیں 75 فیصد سے زیادہ خواتین مررہی ہیں کیونکہ They are no lady doctors , no gynecologists جناب سپیکر!

We need basic facilities اور یہ اسٹیٹ کا کام ہے کہ basic facilities ہمیں دے ادویات نہیں ہیں venom serum نہیں ہیں جب کسی کو دیکھی علاقے میں سانپ ڈنس جاتا ہے تو وہاں پر venom کے injections بھی نہیں ہوتے ہیں drought کا تو ہم شکار ہیں مگر کم از کم ہمیں ادویات ملنی چاہیں ہمارے وہ بچے جن کے ٹیکے۔ ایک وقت تھا جو ہم کہہ رہے تھے کہ پولیو کو eradicate کر لیا گیا ہے پولیو بلوچستان سے eradicate ہو چکا ہے مگر نہیں جناب سپیکر! ابھی تک ایسے بچے ہیں جو پولیو کا شکار ہیں ہم صرف تصویروں میں ان کے منہ میں قطرے ہی قطرے ڈال دیتے ہیں کیا ہم ان علاقوں میں گئے ہیں خاص طور

پر میں سمجھتی ہوں جو جھالا و ان بیٹ ہے اس کو تو بالکل ہی neglect کر دیا گیا ہے even سارا و ان میں آپ یہاں سے تقاضا بارڈ تک جائیں even چن تک جائیں میرا تو پورا بلوچستان ہے ہر علاقے میں جائیں آپ کو بی ایچ یو اور آ رائچ سی میں بکریاں باندھی ہوئی ملیں گے۔ وہاں پر نہ ڈاکٹر ہے نہ کوئی کمپاؤنڈر ہے تو یہ بجٹ کہاں جا رہا ہے یہ تینوں ہیں کہاں جا رہی ہیں؟ جناب سپیکر! یہ بالکل کہنا مناسب نہ ہو گا کہ میں کہوں کہ بلوچستان سبز باغ اور سبز بجٹ اس کو ایک بہت ہی اچھا بجٹ ملا ہے میں سمجھوں کہ نہیں میں سمجھتی ہوں ابھی ہمارے ساتھ وفاق نے نا انصافی کی ہے ابھی تک جتنے trillion, billions دوسرے صوبوں کو دے رہے ہیں اس سے زیادہ میں سمجھتی ہوں کہ بلوچستان حقدار ہے۔ پی پی ایل میں ہم کو ایک یادو فیصلتا ہے If I am not wrong ہماری نوکریوں کا کوٹھا اس میں دیا جائے این ایف سی ایوارڈ ہے آج تک اس پر کوئی result نہیں نکل رہا ہے جناب سپیکر! این ایف سی ایوارڈ جب رقبے کے لحاظ سے ہم بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پاپولیشن جب پاپولیشن پر بات آتی ہے تو کہتے ہیں کہ پاکستان کی پاپولیشن بہت زیادہ ہو رہی ہے تو خاندانی منصوبہ بندی کے لوگ گھر گھر جا کر ٹیک لگواتے ہیں ہم کس سے پوچھیں کیا ہم اپنی پاپولیشن کو زیادہ کریں یا کم تاکہ ہم این ایف سی ایوارڈ میں پنجاب، سندھ اور سرحد کے برابر آ جائیں۔ جناب سپیکر! سچ سننا تلخ ہوتا ہے مگر یہاں پر سمجھتی ہوں کہ یہاں پر کسی نے وہ منڈی پیمنٹ کے حوالے سے خواتین کے لیے فنڈ رخصن نہیں کیے گئے ہیں۔ خواتین جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے خواتین کا ذکر بڑے بڑے لیڈر ان نے کیا پیو لین نے اس حد تک کہا تھا کہ ”تم مجھے ایک پڑھی لکھی ماں دو میں تمہیں ایک مضبوط قوم دوں گا“ آپ یہاں پر کیا مضبوط قوم دو گے ان ماں کا وہ اپنے غریب بھوکے بچوں کو کہا سے کھانا کھلائیں ان کے لیے کوئی فنڈ نہیں ہے ہمارے دیہی علاقوں کے جو خواتین ہیں ان کے لیے کوئی ایسی اسکیم نہیں ہے کیونکہ یہ ایک لا سیوا شاک اور ایگر لیکچر والا صوبہ ہے ہمارے بلوچ اور پشتون زیادہ تر لوگ بھیڑ کریاں چراتے ہیں ان کیلئے لا سیوا شاک میں revolving اسکیمیں ہونی چاہئیں ہر خاتون کو 25 سے 30 بھیڑ کریاں یا گائیں ملتیں تاکہ وہ ہو کر اپنی زندگی بس کرتیں اور revolve the same way she can give back to the government جو revolving اسکیم کا ذکر کیا ہے مگر جناب سپیکر! خواتین کو تو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے ان کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی ہے آج بھی اخبار میں تھا کہ ایمپوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں جو سیٹیں دی گئی تھیں وہ بھی کینسل ہو گئی ہیں جناب سپیکر! یہ بلوچستان کے اوپر کیا جبر ہے؟ دس ممبر ان پورے بلوچستان پر جبر کر رہے ہیں۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ روئیست کروں گی کہ خدار آپ educated لوگوں کی بات سنیں۔ آپ

ان آئھوں ممبروں کے اوپر نہ جائیں آپ ان غریب عوام کی بات سنیں جو روڑوں پر ہیں اور آج بھی آپ کی اسمبلی گیٹ کے باہر کھڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! اگر ہم ان کی بات نہیں سنیں گے اگر ہم اپنے لوگوں کی اور سچائی کی بات نہ کریں تو ہمارا اس اسمبلی میں رہنے کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔ اگر فشریز کو نوازا ہے تو وہ بھی دویاچار ٹیکنیکل سنٹر ہیں گا اور کو انہوں نے اپنے بجٹ میں رکھا ہے کیا ہم اس سے خوش ہو جائیں؟ میں یہ صحیتی ہوں کہ یہ بلوچستان کیلئے کافی نہیں ہے اور نہ بلوچستان کے لوگوں کو کھپایا جائے۔ جناب سپیکر! گوادر کے لوگوں کو گوادر میں جتنی اسامیاں ہیں ان پر پہلے بلوچستان کے لوگوں کو کھپایا جائے۔ جناب سپیکر! گوادر کے لوگوں کو ٹیکنیکل ٹریننگ یا پورٹ ہینڈ لنگ ٹریننگ کی ضرورت ہے جن کو پورٹ قاسم یا پی ٹی میں کھپایا جائے اور وہ وہاں سے یہ ٹریننگ یا پورٹ ٹریننگ حاصل کر سکیں جس کیلئے ان کو فاقی گورنمنٹ بھیج سکتی ہے ان کو کھپوں کے حساب سے بھیج سکتی ہے۔ جب سے گوادر پر اجیکٹ شروع ہوا ہے ہم بول بول کر تھک گئے ہیں اور آج تک ہمارے پاس پانچ سو کی کھیپ نہیں ہے جو ٹیکنیکل پورٹ ہینڈ لنگ لیبر ہیں وہ ہم وہاں پر کھپا سکیں۔ جناب سپیکر! لا اینڈ آرڈر پر میں کچھ عرض کروں گا میں بالکل مانتی ہوں بلوچستان کے لاء اینڈ آرڈر کیلئے ہمارے وزراء اتنے قابل ہیں کہ وہ سنبھال سکیں گے مگر ان کو وہ اختیار وہ پاوردینا چاہئے۔ پاکستان کے روں میں بھی ہے کہ

A minister makes the frame work of his Deptt , not a secretary.

اگر ہم پراؤشل autonomy not a DIG . It is provincial matter.

وزراء کو پورا اختیار دیں۔ تب جا کر لاء اینڈ آرڈر بھیج ہو گا جناب سپیکر! باہر کے لوگوں کو کیا پڑتا ہے میں کون

ہوں میرے ابا و اجداد کون ہیں میں کہاں سے آئی ہوں۔ ابھی لوگوں کو یہاں پر کھائیں جو یہاں کے لوگ

ہیں جو یہاں کی روایات جو یہاں کے کلچر جانتے ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں ہمارے لوگوں کو نو کریاں نہیں دی

جاری ہیں جب ہم خود دعوت دیتے ہیں کہ باہر سے آئیں۔ This is the provincial matter.

اور ہم اپنے پراؤشل matter کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور یہاں پر اچھے اچھے لوگ اور ہمارے ساتھ اچھے وزراء

ہیں جو We can manage the law and order لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ

should be given to the minister and funds should be given to the minister, and every minister in the Assembly should be given

power to deliver. We only can deliver , when the power is with

یا یہ نہیں ہو سکتا ہے جب منسٹر کو فل اتحاری دی جائے تب ہی حکومت چلتی ہے میں یہ کہنے the minister.

میں بالکل شرم نہیں کروں گی ۔ I do not hesitate a minute if the any minister given power then any minister of Sindh and Punjab . They will be much more competent then any minister in Sindh and Punjab

جناب سپیکر! ایک یا اچھی چیز ہوئی ہے کہ لاءِ ڈیپارٹمنٹ جو میرا اپناؤ پارٹی پارٹمنٹ ہے لاءِ اینڈ پارٹیمانی امور۔ میں اس کے متعلق ضرور کچھ کہنا چاہوں گی جس کا بجٹ زیر ہے جس میں کچھ نہیں دیا گیا ہے اس میں ڈیپارٹمنٹ ہم کیا کریں گے لاءِ اینڈ آرڈر کے لئے میں ہم کیا کریں گے۔ جناب سپیکر! جوڑی اے ہوتا ہے وہ آپ کے ہر ضلع کو سنبھالتا ہے۔ جب اس کے پاس رہنے کی جگہ نہیں ہو گی اس کے پاس دفتر نہیں ہو گا اس کے پاس ایک خواتین کا ویٹنگ روم نہیں ہو گا اور اس کو ایک ہندو سے ایک کمرہ سترہ سورو پے میں لینا پڑتا ہے سترہ سورو پے اپنے سفر کے اخراجات تو وہ ڈیپارٹمنٹ کیا کام کر سکتا ہے۔ This is the most prestigious ministry.

law and parliamentary affairs .

صوبے کو چلاتے ہیں مگر بجٹ اتنا کم کیوں ہے؟ آپ کا فرشیز ہے جی ڈی اے ہے گوادر پر جیکٹ ہے۔

Gawader Development Authority is the most up coming Deptt ,

جو پورٹ کا علاقہ ہے وہ آئیں بہت کچھ کر سکتا ہے When the minister has ministry .

environment no power. We have nothing to do .

کے متعلق آج آپ نیٹ کھول کر دیکھیں یا جب آپ دنیا میں جاتے ہیں آپ امریکہ جا کر دیکھیں آپ انگلینڈ

جا کر دیکھیں کینڈا میں جائیں نیوزی لینڈ میں جائیں یا فن لینڈ میں جائیں وہاں پر

بات ہوتی ہے یہاں تو سب سے کم فنڈ environment میں رکھا گیا ہے we do not know اور

کوئی کے environment کی حالت یہ ہے کہ کوئی کی چاروں طرف کریش مشینیں ہیں یہاں کینسران کی وجہ

سے ہو رہا ہے یہاں لوگوں کو اس وجہ سے ٹی بی ہو رہی ہے اور کوئی کی خوبصورتی کو بھی یہ چیز مثار کر رہی ہے۔ یہ

پہاڑ ہی ہماری زندگی میں رہ گئے ہیں ان کی خوبصورتی اور انکی کی روایات کو بھی یہ چیز خراب کر رہی ہے۔

لاءِ اینڈ آرڈر تو انہوں نے خراب کر دیا ہے اب یہ پہاڑوں کو تو خراب نہ کریں۔ جناب سپیکر! مہربانی کر کے آپ

ایک رو لنگ دیں کہ یہ پہاڑوں کو خراب نہ کریں۔ ہمارے ہر بوئی اور زیارت کے جو جنگلات ہیں ان کے لئے

کیا دیا گیا ہے؟ جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں دس منٹ بات کریں میں تو بلوچستان کے لئے دس گھنٹے بات کرنے

کے لئے تیار ہوں دس منٹ کافی نہیں ہیں مجھے بولنے دیں اور یہ وقت ہے بولنے کا بعد میں تو ہر ایک اپنے راستے

پر چلا جائے گا۔ اپنے حلقوں میں چلے جائیں گے یہ بجٹ ہے اس میں بولنا چاہئے۔ جناب سپیکر! حقائق سے منہ نہیں موڑا جاسکتا ہے جو حقیقت ہے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جتنی نوکریاں آتی ہیں جتنے یہاں منستر بیٹھے ہوئے ہیں جتنے ممبرز ہیں سب کے ڈسٹرکٹ میں بغیر کسی لائچ کے ان کے حلقوں میں جو پوٹھیں آتی ہیں وہاں کے لوگوں کو دی جائیں گے۔ مگر یہ چیزیں بھی نہیں دیکھتی ہوں کہ یہ یہاں پر ہورہی ہیں ڈولپمنٹ۔ آپ بتائیں کوئی میں کیا ہو رہا ہے؟ کوئی سڑی میں آج تک کتنی development in Quetta city. ڈولپمنٹ ہوئی ہے؟ بارش ہو گی تو سیالب آیا یہاں تو بغیر بارش کے سیالب ہے سیالب سے کم نہیں ہے۔ ریڑھیوں پر جو فروٹ کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں جو روڑ ہیں ان کی بھی حالت ہے اور جو ٹرینیں ہیں وہ بالکل زیر و ہیں فروٹ کو گندہ پانی لگاتا ہے اس سے پپاٹاٹس بی ہو رہا ہے جناب! آپ جانتے ہیں کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سپورٹ کے حوالے سے جناب سپیکر! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کو ایسے ماحول دیں کہ وہ آگے جائیں ایک اچھے بلوچستانی بنیں تاکہ دنیا یہ کہے کہ یہ اچھے پڑھے لکھے ہیں اچھے گھرانوں کے لوگ اور بچے ہیں۔ سپورٹس میں ہمارے بچوں کے لئے انفارسٹرکچر بالکل نہیں ہیں ان کیلئے مستقل میں ضرور ہوں اس سے میرا مطلب کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ہم ان کو کھلیوں کی طرف کیسے راغب کر سکتے ہیں۔ یہاں سپورٹس منستر اور ایجوکیشن منستر بیٹھے ہوئے ہیں سپورٹس منستر صاحب جو بہت قبل شخص ہیں ایجوکیشن منستر ہیں وہ ان گراونڈز کو بنائیں اپنے بچوں اور بچیوں کو کھلنے کے لئے دیں۔ میں ایسے پانچ سال کے پیپر زپیش کر سکتی ہوں کہ اپنے بچوں کو جہاں کھیلاتے ہیں وہ ہم سے گراونڈ کے پیسے بھی لیتے ہیں گونمنٹ گراونڈ ہیں ہم بلوچستان کے بچوں کو جب ایسی اچھی راہ پر لے جاتے ہیں۔ But we have to pay for the ground. تو وہ ہم سے پیسے لیتے ہیں۔ ایکسا نز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے جناب سپیکر! ان کے پاس تو دفاتر ہی نہیں ہیں روپیوں کے لئے جہاں وہ ٹکسیں اکھٹے کریں۔ وہ کیسے ٹکسیں وصول کریں گے جب ان کے پاس کسی ضلع میں دفتر نہیں ہو گا۔ اور جناب سپیکر! ما نینگ ہمارے بلوچستان کا سب سے بڑا خزانہ معدنیات ہیں ایگر یک پچھر ماننگ۔

These are the two things on which need attention on . جناب سپیکر!

اریکیشن میں کوئی ایسی اسکیم نہیں رکھی گئی ہے جو کوئی کو پانی دے پانی کی حالت آپ دیکھ رہے ہیں کوئی میں پانی کی کمی کی وجہ سے آپ کو پتہ ہے ہر گھر روزانہ تین سو سے لیکر سات سو تک ٹیکر خریدتا ہے۔ جناب سپیکر! اگرچہ میری تقریب کچھ لمبی ہے مگر یہ حقائق ہیں ہم انہیں چھپا نہیں سکتے ان سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ ہر چیز پر yesman یا یا ہاتھ اوپ کرنا۔ This is not politics. ہماری اپنی values ہیں ہمارے اپنے principal ہیں ہم اپنے

عوام سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔ جو حقیقت ہے اس پر ہمیں بولنا چاہیے اور اپنے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیے آج ہماری اسمبلی کے گیٹ پر سیالیں ایس کے امتحان دینے والے اسٹوڈنٹس آئے ہوئے ہیں۔ سات سواستوڈنٹس ہیں تربت، خاران، دالبندین، قلات، خضدار اور چمن سے آئے ہوئے ہیں انہوں نے یہ امتحان کیفیت کر دیا ہے یہ لوگ غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں یہاں پر چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں میں رہتے ہیں کس مشکل سے وہ پیسے جمع کر کے یہاں آئے ہیں جناب سپیکر! آپ اس پر کچھ ایکشن لیں۔ You are a learned person. You are in Assembly and you are not seasonal politician And no body will understand better than you Mr. Speaker! And you understand کہ ہمارے ان بلوجستانیوں کے دلوں میں کیا ہے جو میں آج بات کر رہی ہوں صحیح کہہ رہی ہوں میں کوئی لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ رہی ہوں میں اپنے دل کی باتیں کر رہی ہوں جو میں نے دیکھا ہے اور جو ہونی چاہئیں۔ And this is need of Balochistan and this is need of time . When Prime Minister said PSDP sport , We are not deaf . What is PSDP sport , We are not deaf . پندرہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے ہم that mean. I do not think so who can do so . شکرگزار ہیں کہ وہاں سردار صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے کیا یہ نہ انصافی نہیں ہے؟ کیا ہم نہیں سن سکتے ہیں؟ کیا ہم بھول جاتے ہیں؟ کیا ہم انگریزی کو نہیں سمجھتے ہیں؟ We do not understand urdu . We should give it to the women میں سمجھتی ہوں یہ بجٹ بھی کم are better than other who were sitting there . ہے جو مرکز نے مختص کیا ہے اور ہمارے فناں منстро وہاں جائیں ان کے ساتھ بیٹھیں جتنا ملے اس سے چار گنا زیادہ بلوجستان حق دار ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کا تمام بہت لے چکی ہوں میں ایک بار پھر کہوں گی کہ ہمارے جو دیکھی علاقے ہیں ان پر توجہ دی جائے جو ہماری خواتین ہیں کئی ہماری ایسی خواتین ہیں جن کے پاس فنڈز ہوتے ہوئے ان کے پاس نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ We should give it to the women میں آج پارٹی نسل رنگ سے بالاتر ہو کر بات کر رہی ہوں ہماری ان عورتوں کو فنڈز کی ضرورت ہے جو دیکھی علاقوں میں رہتی ہیں اور کوئی شہر میں کئی ایسی مجبور عورتیں ہیں جو ہسپتا لوں نہیں جا سکتی ہیں۔ بلوجستان آج انصاف چاہتا ہے کیا یہ بجٹ انصاف کا بجٹ ہے؟ کیا یہی انصاف ہے؟ میں یہ نہیں کہوں گی کہ یہ اچھا بجٹ ہے نہ میں یہ کہوں گی کہ یہ خراب بجٹ ہے۔ بال میں آپ کے کورٹ میں کروں گی کیا ہمیں انصاف ملا ہے؟

ہمیں انصاف چاہیے بہت بہت شکریہ۔

جناب چیرمن: میرشاہ نواز مری! کچھ اختصار کے ساتھ۔

میرشاہ نواز خان مری (وزیر کھلیل و ثقافت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

شکریہ جناب پسیکر! میں آپ کام منون و منکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا میں وزیر اعلیٰ نواب اسلام رئیسانی صاحب، وزیر مالیات، چیف سینکڑی اور ان کے ساتھ دیگر افسران وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ان کی انتحک محنت سے اس قبیل وقت میں بجٹ بنانے میں کامیابی حاصل کی ہے سب سے بڑی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے تمام اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لیا ہے۔ اگر حقیقت کا جائزہ لیا جائے تو یہ بجٹ پاکستان کے کسی بھی بڑے میونسل کار پوریشن کے بجٹ سے کم ہے۔ جبکہ یہ سب سے بڑا صوبہ بلوچستان کا بجٹ ہے اور اس کا رقمہ پاکستان کے 44% ایریا پر مشتمل ہے اس کا یہ بجٹ اس کو کہا جائے اور ہمیں بجٹ پانچ فیصد کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ حالت تو یہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت کوئی سے ضلعی ہیڈ کوارٹر تک ہماری سڑکیں پکی ہیں۔ کوئی سے با رکھاں کوئی سے کو ہلو جتنے بھی ہیڈ کوارٹر ہیں وہاں جانے کے لئے روڈ کا کوئی نکٹا پکا ہے کوئی کپا۔ یہاں اکیسویں صدی کی بات ہے۔ گیس جو کہ پاکستان سے نکلتی ہے وہ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں شہروں میں قریب قریب تک پہنچی ہے اور مجھے بتایا جائے ہمارے کتنے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہیں کہ جہاں گیس کی سہولت میسر ہے گزشتہ باسٹھ سال سے جوانگریزوں نے ریلوے لائن بچھائی تھی ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم اس میں کچھ اضافہ کرتے یا بلوچستان میں کوئی ایک دکلو میٹر اور لائن بچھائی جاتی سی اور کوئی تک۔ آج تک وہی لائن ہے ہم ان تمام سہولیات سے محروم ہیں۔ پاکستان میں جو سائٹھ معدنیات نکلتی ہیں ان میں سے چالیس بلوچستان میں نکلتی ہیں جس میں ریکوڈک، سیندک کوئلہ، جپس، کرومینیٹ وغیرہ لیکن ہمیں ریکوڈک اور سیندک سے صرف دو فیصد رائٹی دی جاتی ہے یہ دنیا کے کسی قانون میں نہیں ہے۔ گزشتہ حکومت نے جو گیریمنٹ کے ہیں میں تجویز پیش کرتا ہوں ان تمام کو کینسل کیا جائے اور ان کو دوبارہ renew کیا جائے۔ ابھی میرے دوستوں نے کہا ہے کہ 1956ء میں یہ گیس سوئی کے مقام سے دریافت ہوئی ہے اور اب پورے پاکستان میں ہر جگہ قریب اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور جو ایک حساب سے ہمارے بتایا جاتا ان پر بنتے ہیں جس کے متعلق احسان شاہ صاحب نے بھی فرمایا ہے دوسرے دوستوں نے کوئی حساب کتاب کیا ہو گا اس سلسلے میں ایک سو چالیس ارب روپے کی ہماری حکومت قرض دار ہے تو میں یہ سمجھتا ہے کہ یہ کیس وفاقی گورنمنٹ سے ٹھیک ٹھاک لڑا جائے اور اپنا حصہ وصول کیا جائے۔ پی آئی اے، این ایچ اے اور ریلوے کی حالت بلوچستان

میں ناگفتہ بہے اسی فلور پر ہم نے قراردادیں منظور کی ہیں لیکن ہمتری کی صورت آج تک نظر نہیں آئی ہے نہ ہی کوئی ہماری شناوائی ہوئی ہے۔ ہم قراردادیں پاس کرتے ہیں ہمیں کوئی جواب نہیں ملتا ہے اس کا ہمیں انتہائی افسوس ہے۔ پلانگ کمیشن جہاں پورے ملک کے منصوبے بنتے ہیں ان میں عمل درآمد ہوتا ہے اس کے ممبرز ایک ہی صوبے کے ہیں۔ ہمارے ایم این اے حاصل بزنجونے یہ کیس اٹھایا تو کہا گیا کہ وہاں تو صرف قابلیت کی بنیاد پر بھرتی کی جاتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بلوچستان کے لوگ نااہل ہیں اس لئے ہمیں پلانگ کمیشن میں یا دوسرے اداروں میں کوئی نمائندگی نہیں دی جاتی ہے۔ یہ روزگاری کے حوالے سے جناب پسیکر! ایک اندازے کے مطابق یہاں ڈاکٹرز، ایم بی اے اور انجینئرز یہ روزگار ہیں۔ اسد بلوچ نے فرمایا ایک اندازے کے مطابق دولائھنو جوان بے روزگار ہیں دوسرے غریب بے روزگار skilled ان کی تعداد تو لاکھوں میں ہے۔ ان کے لئے روزگار کے موقع میسر نہیں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت تو اتنی نوکریاں نہیں دے سکتی ہے یہاں نہ پنجاب کی طرح زمینیں ہیں نہ سہریں ہیں نہ دریا ہیں نہ انڈسٹریز ہیں ہماری اپنی انڈسٹری لوٹ مار کر کے لے جاتے ہیں کوئی رائٹی نہیں دی جاتی ہے۔ یہ بدستمی ہے کیا بلوچستان کے لوگوں کو آرمی، ایئر فورس، نیوی، اسٹیل مل، کے پیٹی، ہسی ڈی اے اور ملک کے 54 کار پوری شنز ہیں ان میں ہنگامی صورت میں بھرتی نہیں کی جاسکتی ہے؟ اگر سروے کیا جائے تو ایک فیصد بھی بلوچستان کے لوگ ان اداروں میں نہیں ہیں اگرچا لیس سے پچاس ہزار تک اسامیاں پیدا کی جائیں اور بلوچستان کے لوگ جو محرومیوں کا شکار ہیں ان کو ان نوکریوں میں کھلایا جائے تو کیا یہ گھاٹے کا سودا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ملک کو ہمیں ساتھ لے کر چنان ہے تو ہمیں اپنے حقوق لینے ہوں گے فارن سروز، ایم پیمز، اسلام آباد سکریٹریٹ، سنشرل بورڈ آف روینیو، بینکنگ ہمیں بتایا جائے کہ ان اداروں میں بلوچستان کے کتنے لوگ ہیں؟ کیا چالیس پچاس ہزار اسامیاں پیدا کر کے بلوچستان کو قومی دھارے میں شامل نہیں کیا جاسکتا ہے؟ کرنا چاہئے یہ ہمارا حق ہے یہ روزگاری کی وجہ سے نوجوان بندوق اٹھاتے ہیں تو یہ ان کی مجبوری ہے ”نگ آمد بجنگ آمد“ کیا کیا جائے بلوچستان کے بے گھر افراد بھی بی بی نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اور ہمارے محترم دوستوں نے بھی۔ یہاں مری میں کئی آپریشن ہوئے ہیں بگٹی میں ہوئے ہیں غریب لوگ بھاگ گئے ہیں تو پوں اور بندوقوں کے سامنے تو نہیں رہ سکتے ہیں لوگ وہاں سے نقل مکانی کر کے نصیر آباد، کوئٹہ، کوہاوار دوسرے علاقوں میں گئے ہیں یہ بات میں نے پرائم منستر کے سامنے اٹھائی کیبٹ میں بھی اٹھائی ہے۔ جناب! آپ ان کے لئے کچھ کریں نہ ہمارے بجٹ میں ان displaced کے لئے کوئی رقم کچھ گئی ہے نہ وفاقی بجٹ میں نہ کوئی وعدہ کیا گیا ہے جس کا ہمیں نوٹس لینا چاہئے۔ امن و امان کی حالت تو سب کے سامنے ہے

اس پر خصوصی توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے اور جب تک ہم اس کے root cause تک نہیں پہنچتے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ امن و امان کی صورت حال خراب کیوں ہے؟ اس کے ذمہ دار کون ہیں وہ کون سے عوامل ہیں جو یہاں امن و امان خراب کر رہے ہیں دس، پندرہ سال پہلے ہم سب یہاں شیر و شکر تھے نہ یہاں بلوچ کی بات تھی نہ پشتون کی نہ سپلائر کی یہاں کسی پنجابی کو قتل کرنا یا ہزارہ کو قتل کرنا ٹیچروں کو مارنا دھو بیوں یا نانبائیوں کو مارنا یہ ہماری روایت میں نہیں ہے۔ کچھ لوگ ہوں گے کچھ ایسی طاقتیں ہو گی ان لوگوں تک پہنچنا ہو گا root cause جب تک معلوم نہیں کریں گے یہ ہوتا ہے گا اور میں سمجھتا ہوں یہ آئندہ مزید خطرناک ہو گا۔ کبھی ایسا پوائنٹ بھی آ سکتا ہے جس میں point of no return اور ہم اس کو پھر واپس نہیں کر سکتے ہیں اور یہاں warlords پیدا ہونے لگے جیسے افغانستان میں پیدا ہوئے ہیں ہزار دو ہزار کا جھٹا بنا میں گے اور لڑتے رہیں گے۔ میں یہ کہوں گا کہ امن کی طیباں بنائی جائیں وہ دیکھیں کہ اس کی وجہات کیا ہیں یہ چیز نہ اسلام میں ہے نہ بلوچ میں ہے اور نہ پشتون میں ہے نہ کسی بھی مہذب معاشرے میں ہے قتل کرنا بالکل ناجائز ہے۔ ہماری حالت تو یہ ہے کہ ایک بندوق کے لائنس کیلئے اسلام آباد ایم پی اے حضرات منزرا including myself ہم چکر لگاتے ہیں کہ بندوق کا لائنس دے دو۔ کبھی کہتے ہے غالب کے پاس جاؤ بھی کہتے ہیں مغلوب کے پاس جاؤ بھی کہتے ہیں فلاں دفتر جاؤ ایک بندوق کا لائنس ایک پاسپورٹ اور even identity card اُس پر جب تک اسلام آباد کی مہر نہیں لگتی ایسا کیوں ہے؟ یہ بھی صوبے کی اکائی ہے یہ بھی ایک capital ہے غالب صاحب یہاں بھی بیٹھ سکتے ہیں کوئی میں بھی اُن کو جگہل سکتی ہے اُن کے ادارے ہیں ہمارے پاس پاسپورٹ یہاں بننے چاہئیں اور شناختی کارڈ یہاں بننے چاہئیں ہمارے بندوق کے لائنس یہاں ملنے چاہئیں ہم کیوں پرائم منظر اور ان کے سیکرٹری کو request کرتے رہیں یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین: میر شاہ نواز خان آذان بھی ہو چکی ہے باقی ممبران بھی ہیں اختصار فرمائیں۔

وزیر کھیل و ثقافت: جی سر! میں سمجھا؟

جناب چیئرمین: آذان ہو چکی ہے اختصار کے ساتھ۔

وزیر کھیل و ثقافت: ہاں جی Ok۔ اپنا حق مانگنا کوئی برائی نہیں بلوچستان کے لوگ اپنا حق مانگتے ہیں جو کہ بلا تاخیر ملنا چاہیے کرنی، ڈیپنس، مواصلات، foreign trades، اور ان جی کے سوات مام ملکے صوبوں کو منتقل کیتے جائیں اور تمام صوبوں کو صوبائی خود مختاری دی جائے تجویز ہے کہ وزیر اعلیٰ کی قیادت میں تمام کیبنٹ کے

ممبران اپنے جامع مطالبات کے ساتھ اسلام آباد جا کر وزیر اعظم کو پیش کریں تاکہ بجٹ پاس ہونے کے بعد بلوجستان کا مسئلہ حل ہو سکے۔ اب میں تھوڑا اس سیکٹر وائز جلدی جلدی کچھ الفاظ بیان کروں گا۔ بلوجستان میں سپورٹس چونکہ میں سپورٹس کا منسٹر ہوں اگر میں اس کی بات نہیں کروں گا تو پھر میں اس کا حق ادا نہیں کر سکوں گا۔ بلوجستان میں سپورٹس کیلئے 0.1% بجٹ رکھا گیا ہے جبکہ باقی تینوں صوبوں سے میں نے معلومات کی ہیں ایک فیصلے کے مطابق Proposed to the support of the sport 2% بجٹ فرنٹئر اور وفاقی گورنمنٹ نے رکھا ہے اب ہم اس قابل بھی نہیں ہیں؟ بلوجستان میں 0.3% کے دو اسٹیڈیم جو کہ چھ سال سے complete نہیں ہیں میں بطور وزیر اس قابل بھی نہیں ہوں کہ پنجاب سے یا فرنٹئر سے کچھ سپورٹس میں یہاں بلا کر ان کو کھیلا ناچاہیے ہم جاتے ہیں وہاں ان کے مہماں بن کر 4 3rd inter provincial انٹر نیشنل گیمز جو کہ اس وقت بلوجستان میں ہونے تھے جس میں فرنٹئر نے games میں اپنے تین سو کھلاڑیوں کے ساتھ جن میں 65 لیڈر بھی تھیں خود لیکر گیا تھا اور جب میں نے وہاں فنڈر سے پوچھا اور باقاعدہ حساب لیا 4 کروڑ روپے خرچ ہوئے صرف 3rd inter provincial games کیلئے اور یہاں ہمیں ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا تو سپورٹس ڈپارٹمنٹ کی مجھے سمجھ نہیں آتی تو ہم کیا کھیلائیں گے۔ ایوب اسٹیڈیم consist کرتا ہے یہ کوئی 80 square meter approach کر رہے ہیں لوگ اس میں گھس رہے ہیں گورنمنٹ کی پر اپرٹی ہے میں اس قابل نہیں ہوں کہ جناب! منسٹر فناں کو convince کر سکوں کہ آپ اسپورٹس کیلئے پیسے رکھیں ایوب اسٹیڈیم اور باقی جو 13 اس قسم کے اضلاع ہیں جہاں سپورٹس کے دفتر تک نہیں ہے کہ ہم وہاں فٹ بال کھیلیں اور گراؤند بنائیں۔ میں استدعا کرتا ہوں منسٹر فناں سے کہ اسپورٹس کیلئے کم از کم پیسے بڑھائے جائیں کٹوتی ہوتی ہے بجٹ میں changes آتی ہیں جو تین سوارب روپے لے آئے ہیں ان میں سے کم از کم دس کروڑ روپے نکال کر اسپورٹس کیلئے دیئے جائیں تاکہ میں ان 13 ضلعوں میں اسپورٹس کے دفتر قائم کر سکوں اور میرے خیال میں جتنے بھی ہمارے دوست ہیں مہربان ہیں اسمبلی کے ممبران ہیں کسی کو بھی اعتراض نہیں ہے۔ ایک پاؤ نشٹ میں نے دیکھا ہے بجٹ میں PSDP اس میں ایک Page پر مساجد اور مدارس کیلئے سمجھ نہیں آئی نئی اسکیم کے تحت 26 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اب مجھے یہ خدشہ ہے کہ یہ 26 کروڑ روپے بغیر کسی پتہ چلے ایک ہی ضلع یا دو ضلعوں میں نہ چلے جائیں اول تو رکھے گئے ہیں ماشاء اللہ بہت اچھی بات ہے مذہب کی بات ہے میں یہ کہتا ہوں کہ صرف مساجد اور مدارس نہ ہوں بلکہ اس میں

امام پارکا ہیں، کلیسا اور ہندوؤں کے پرستش گاہیں ہوں تمام مطلعوں میں equal distribute کی جائے۔

جناب چیرمین: شاہنواز خان! ذرا اختصار سے۔

وزیر کھیل و ثقافت: جناب! صرف دومنٹ اور لونگا جی۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ مجھے حیرت ہے منسٹر فناں پر کہ کچھ اس قسم کے ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ پیسے collect کرتے ہیں روینیو generate کرتے ہیں۔ اس بجٹ میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس سال 67 کروڑ روپے کما کر گورنمنٹ آف بلوچستان کو دیئے اس بجٹ میں اُس کا ذکر تک نہیں ہے یہ حیرت کی بات ہے اور اس کتاب میں بھی کوئی ذکر نہیں ہے کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بھی کوئی ڈیپارٹمنٹ ہے ہاں روینیو سائیڈ پر ہے روینیو کی بگ میں لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے 67 کروڑ روپے جمع کر کے دیئے ہیں اور حیرت کی بات ہے کہ اس وقت 16 ایسے اضلاع ہیں جن میں اس ڈیپارٹمنٹ کے دفتر تک نہیں ہے اشاف تک نہیں ہے ان اضلاع میں دفتر کھولے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ارب سے لیکر دو ارب روپے کما کر دے سکتا ہے میں صرف اپنے وظľاعوں کی بات کرتا ہوں جن میں میں جاتا ہوں کوہلو، ڈیرہ گانٹی اور بارکھان میرے راستے پڑتے ہیں وہاں بھی کوئی دفتر نہیں ہے لوگ وہاں ہیر و سین اور شراب لا کر بیجتے ہیں چمن سے گاڑیاں آتی ہیں بغیر ٹکس کے چلتی ہیں تواب بھی پیسہ جمع کرنا ہے میں سمجھتا ہوں اتنا ہم ڈیپارٹمنٹ اور اس کا بجٹ میں ذکر تک نہ ہو یہ تو حیرت کی بات ہے اور بجٹ کی کتاب میں بھی نہیں ہے تو اس کیلئے پیسہ ہی مختص نہ کیا جائے بلکہ اس کو تمام facilities دیں اور اس کو گاڑیاں دی جائیں وہ یہ بجٹ 67 کروڑ روپے خود ہی کما کر آپ کو دینے گے۔

جناب چیرمین: ہاں جی Thank you میر شاہنواز خان صاحب!

وزیر کھیل و ثقافت: سر! بولیں گے ابھی تک بہت سے سیکھ زر ہتے ہیں اگر آپ اجازت دیں۔ بہر حال میری یہ گزارشات ہیں، مجھے اگر دومنٹ دے دیں Kindly with the kind permission of the PSDP chair سر! کوہلو میں اگر آپ تین سال کے PSDP ماہیکروں کو سکوپ بھی لیکر دیکھیں آپ کو کوہلو کا نام نظر نہیں آئے گا۔ وہاں جنگلات سب سے زیادہ ہیں area remote ہے ریز ڈیشیشن اسکیمیں کچھ اسکیمیں مشرف صاحب کے زمانے میں دی گئی تھیں جن میں ایک روڑ، ایک کیڈٹ کالج اور ایک گرلنائز کالج تھا جب سے اُن کی گورنمنٹ change ہو گئی ہے وفاتی گورنمنٹ نے وہ تمام پیسے seize کرنے کیڈٹ کالج کی آدھی چار دیواری بنی ہوئی ہے اور آدھی چھوڑ دی میونڈ تک سڑک بنی ہوئی ہے NLC جو کہ قومی ادارہ ہے اُس کی نااہلی دیکھیں اُس نے کوئی جدید مشینری استعمال نہیں کی پیٹھی ٹھیکیداروں سے چھوٹا موٹا کام پل وغیرہ یہ سارے

پسے کیشنوں میں کھا کر چلے گئے گرلز انٹر کالج کی دیواریں مکمل نہیں کی بوائز کالج کا بھی کوئی پر سان حال نہیں ہے۔ تو جناب! کوہلوکی میں نے آپ کو تفصیل بتا دی اور اس دفعہ انہوں نے 9 کروڑ روپے دیے ہیں اس سے تو کام نہیں بتا پچھلے پانچ سال میں کوہلووالے لڑتے رہے بجٹ کسی نے دینہیں پوچھا نہیں تو اس ضلع کے حالات بہت خراب ہیں میں نے وفاتی گورنمنٹ کے بجٹ کا بھی آپ کو بتا دیا تو یہ پوزیشن ہے ابھی آپ لوگوں کو چاہئے کہ عوام کی تکالیف کو منظر کر اس کو reduce کر دیں۔

جناب چیرمین: ملک سلطان ترین صاحب! اختصار کیسا تھا۔

ملک سلطان محمد ترین (وزیر جیل خانہ جات): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب اسلم خان رئیسانی، چیف سیکرٹری، وزیر خزانہ عاصم کرد گیلو صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بتاتا چلوں کہ جناب! مولانا سرور صاحب نے ایک بات کہی کہ نے ضلعوں کو نظر انداز کیا گیا ہے یہ ایک حقیقت ہے کیونکہ ہر نانی ایک نیاضع ہے اس میں ابھی تک نہ گرلز انٹر کالج ہے نہ کیدٹ کالج اور نہ ریزیڈنٹیشنل کالج ہے۔ میری وزیر اعلیٰ اور وزیر تعلیم سے اپیل ہے کہ یہ چیزیں ہمیں دی جائیں اور ساتھ ہمارے ہر نانی روڈ پر کام بہت سست روی کا شکار ہے یہ بھی میری اپیل ہے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ اس میں نوؤں دے دیں کہ جلد از جد اس کام کو مکمل کیا جائے۔ اور پہلے بھی ہم نے ہر نانی و ولن مل کی بات کی ہے کہ وہ سندھ حکومت سے لیکر بلوچستان حکومت کو دی جائے تاکہ وہ اسے خود چلائے یا کسی ٹھیکیدار کو دے۔ میں اپنی طرف سے اور ہر نانی کے عوام کی طرف سے ان کے ساتھ بھر پور تعاون کیلئے تیار ہیں آخر میں میں اپنی طرف سے اور اپنے اس معزز ایوان کی طرف سے اس بجٹ پیش کرنے پر پورے بلوچستان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

Thank you

اس موقع پر دوبارہ جناب سپیکر محمد اسلام بھوتانی صاحب صدارت کی گرسی پر مستکن ہوئے۔

جناب سپیکر: جعفر جارج صاحب!

جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر): شکریہ سپیکر صاحب! میں نے فائل منسٹر اور ان کی جو مشینری ہے سال 2009-10ء کا ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کچھ گزارشات ہیں جناب سپیکر! میرا تعلق اس صوبے کی اقلیت سے ہے اور تعلیمی شعبے کیلئے جو قم مختص کی گئی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ادارہ نصابیات والوں سے ابجوکیشن منسٹر صاحب میٹنگ کریں کہ گورنمنٹ سکولوں کے اندر class one to ten تک اخلاقیات کی کتابیں مرتب کریں تاکہ اقليتی بچے اور بچیاں وہ بھی گورنمنٹ

سکول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ کیونکہ پرائیویٹ سکولوں میں totaly commercialization ہے وہاں پر غریب کے بچے کا پڑھنا ناممکن ہے لہذا میری فناں منستر ایجوکیشن سے یہ گزارش ہے۔ پرسوں پولیس ڈیپارٹمنٹ پر بحث ہوئی کہ پولیس بلوچستان کے اندر اور خاص طور پر کوئی کے اندر وہ ناکام ہے میں نے سندھ پولیس ڈیپارٹمنٹ کا visit کیا ہے پنجاب کا کیا ہے اسلام آباد کا کیا ہے اُن کی جو مراعات ہیں ان کے مقابلے میں جو ہمارے صوبے کا پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں پچاس فیصد سے زیادہ کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ فناں ڈیپارٹمنٹ وفاق سے فنڈ لیکر پولیس ڈیپارٹمنٹ کی تجویزیں اُن کے برابر کرنے کی کوشش کرے۔ اور میں نے گزشتہ سال بھی اپنی بجٹ تقریر میں کہا تھا کہ بی ایم سی ہسپتال میں کلاس فور کی بھرتیاں ٹھیکے پر دی گئی ہیں وہ گورنمنٹ ملازم ہیں ہیں لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس سال مکمل صحت میں چار ہزار اسامیاں رکھی گئی ہیں اور بی ایم سی ہسپتال میں بھی جو ملازم رکھا جائے اس کو سرکاری ملازم سمجھا جائے۔ اس کے ساتھ جو 26 کروڑ روپے مساجد اور مدارس کے لئے رکھے گئے ہیں محترم در قیہ ہائی اور جناب شاہ نواز مرمی صاحب کی بات کی میں تائید کرتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے تمام مذاہب کی عبادات گاہوں کے لئے ہوتا کہ برابری کی سطح ظاہر ہو سکے۔ جناب! میں یہاں مسیح قوم کے حوالے سے اپنے چیف منسٹرنواب محمد اسلم ریسانی صاحب اور چیف آف جھالا و ان کا شکر گزار ہوں کہ خاص طور پر انہوں نے بلوچستان کی جو بھی کیبوٹی ہیں موجودہ پی ایس ڈی پی میں ان کے لئے اور مسیحی برادری کیلئے رہائشی زمین خریدنے کیلئے فنڈ رخص کیے ہیں۔

جناب پیکر: وزیر خزانہ صاحب! عام بحث کا اختتام ہو رہا ہے آپ آخر میں اپنی وائیڈ اپ پیش کریں گے۔ جی
میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ):

جناب پیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے اپنے تمام معزز اکیں اسمبلی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے بجٹ مالی سال 2009-10ء پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا اور اسے ایک اچھا اور متوازن بجٹ قرار دیا۔ میں نے مکمل خزانہ اور پی اینڈ ڈی کی ٹیم نے دن رات کی محنت سے مشکل ترین حالات کے اندر بجٹ بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ میں جناب اسد بلوچ صاحب کے خیالات سے پوری طرح متفق ہوں کہ NFC ایوارڈ کی منصافتی قسم نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہے اور ہر سال ہمیں مرکزی حکومت سے مالی مدد مانگنا پڑتی ہے۔ اسی طرح صوبائی معدنیات GDS سے حاصل ہونے والی آمدنی سے صوبہ کو تقریباً نظر انداز کیا گیا ہے۔

جناب پیکر صاحب! میں اس معزز ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ NFC ایوارڈ پر عنقریب شروع کرنے والے مذکورات میں صوبے کا کیس بھرپور طریقے سے پیش کیا جائیگا۔ جس کا اعلان صدر پاکستان

جناب آصف علی زرداری نے ایک دن پہلے کیا ہے۔ میں محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ، محترمہ حسن بانو اور محترمہ شاہدہ روڈ صاحبہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے بجٹ کو سراہتے ہوئے ایسے مشکل حالات میں ایک اچھا بجٹ قرار دیا۔

محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ کی تجویز کے خواتین کی ترقی اور انکے مسائل کے حل کے لئے ایک علیحدہ منسٹری بنائی جائے، کی حمایت کرتا ہوں۔ کوشش کی جائے گی کہ وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس بارے میں اقدامات اٹھائے جائیں۔ اسی طرح آپ کی یہ تجویز کہ صحت، تعلیم اور زراعت کے شعبوں پر خصوصی توجہ دی جائے، کی پروگرامیں اور معزز ارکین سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے ترقیاتی فنڈز کو ان شعبوں میں بھی لگائیں گے۔

محترمہ حسن بانو کی یہ تجویز کہ صوبہ پنجاب کی طرح یہاں بھی سنتی روٹی جیسی ایکیمیں شروع کی جائیں، کو سراہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ متعلقہ محکمہ اس سلسلے میں قابل عمل تجویز پیش کرے گا۔

جناب سپیکر صاحب! میں اپنے معزز رکن اسمبلی جناب ظہور حسین کھوسہ کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بجٹ کو سراہا۔ میں انکی تجویز کو کہ اوستہ محمد، ڈیرہ اللہ یار اور جعفر آباد میں نہروں اور سڑکوں کو پختہ کیا جائے، زراعت کے شعبے کو مزید ترقی دی جائے اور نہروں کے نزدیک تعمیر شدہ مکانات کے نکاس آب کا نظام ٹھیک کیا جائے، کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ متعلقہ محکموں اور وزراء کے ذریعے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے سنجیدہ کوشش کی جائے گی۔

میں پیر عبدالقدار گیلانی کی مدلل تقریر اور قیمتی خیالات کا احترام کرتا ہوں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے وسائل کے اندر رہتے ہوئے بجٹ سازی کی کاوش کا خیر مقدم کیا ہے۔ صوبہ بھر میں لا اے اینڈ آر ڈر اور ثار گٹ کنگ کے مسائل کے حل کے لئے اور پولیس و دیگر اداروں کے لئے وسائل کی مزید فراہمی پر بھی بھرپور توجہ دینے کی یقین دہانی کرتا ہوں۔ انکی یہ تجویز کہ ان مسائل کے حل کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے، کی بھی حمایت کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب سے اس سلسلے میں اقدام اٹھانے کی درخواست کرتا ہوں انکی یہ تجویز کہ محکمہ صنعت کو ترقی دی جائے خام معدنیات برآمد کی بجائے فائل پروڈکٹ تیار کر کے مارکیٹ بھیجی جائے کی بھی حمایت کرتا ہوں۔ متعلقہ محکمہ سے اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کی درخواست کرتا ہوں۔

ملازمین کی تخلی ہوں میں 15 فیصد سے 20 تا 25 فیصد اضافے کے لئے مرکزی حکومت سے فنڈز کی فراہمی کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

جناب ظہور احمد بلیدی اور شفیق احمد خان صاحب کی طرف سے بجٹ کی تعریف کرنے تعیم، صحت اور زراعت جیسے مکملوں کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی حمایت کرنے پر ان کا شکرگزار ہوں۔
میں مندرجہ ذیل اے محترم حاجی محمد نواز کی طرف سے پیش کردہ تجویز کو بھی سراہتا ہوں انکی طرف سے لاء اینڈ آرڈر اور ٹارگٹ کلنگ کی مدد کرنے کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

میں معزز ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں سنجیدہ کوششیں کر رہی ہے یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے متعلقہ اداروں کو بھرپور اقدامات اٹھانے کے احکامات دیے جائے گے ہیں۔ پانی کے مسئلہ کے حل کیلئے انکی تجویز بر ج عزیز خان ڈیم کی دوبارہ تعمیر کی بھی حمایت کرتا ہوں اور متعلقہ مکملہ اور محترم وزیر آپاشی سے اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کی درخواست کرتا ہوں۔ معزز ارکین نے بلڈوزر ہاؤزر کی ضلع وار تقسیم کی تجویز کی بھی حمایت کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ سب کے تعاون سے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

محترم رکن سردارزادہ رستم جمالی صاحب کی تجویز کے مکملہ ایکسا نیز میں ETO کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ مکمانہ آمدن میں ایک ارب روپے تک کا اضافہ ممکن ہو سکے، کی بھرپور حمایت کرتا ہوں میں اپنے معزز رکن اسمبلی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس سلسلے میں بجٹ 10-2009ء میں مکملہ ایکسا نیز میں ETO کی اور اسکے علاوہ مکملہ کی طرف سے تجویز کر دیا اسامیاں مہیا کی ہیں جنہیں جلد ریلیز کر دی جائیں گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ مکملہ اپنی آمدن بڑھانے میں بھرپور اقدامات کرے گا۔

کل کے اجلاس میں ہمارے معزز ارکین مولانا عبدالصمد صاحب، جناب علی مد جنگ صاحب اور انجینئر زمرک خان صاحب کی طرف سے بجٹ کو سراہنے پر ان کا شکرگزار ہوں۔ انکی یہ تجویز کہ ترقیاتی کاموں میں تمام ارکین اسمبلی کے حلقوں کا خیال رکھا جائے کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب پیغمبر صاحب! میں آج کے اجلاس میں محترم رکن جناب مولوی سرور صاحب کی طرف سے وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور سینئر وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کو ایک اچھا اور متوازن بجٹ پیش کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے پر منکور ہوں۔ انکی طرف سے مکملہ تعیم اور مکملہ صحت میں مسائل کی نشاندہی کرنے پر انکو سراہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ متعلقہ وزراء اور مکملہ ان مسائل کو حل کرنے میں بھرپور اقدامات اٹھائیں گے۔ میں جناب وزیر اعلیٰ سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے لیوں پر ان مسائل کو حل کرنے کے لئے متعلقہ مکملوں کو احکامات دیں۔

میں اپنے معزز رکن جناب جان علی چنگیزی صاحب کی طرف سے کوئی شہر میں امن و امان، واسا، صحت اور تعیم کے شعبوں میں جن مسائل کی نشاندہی کی ہے انکے حل کے لئے حکومت سنجیدہ اقدامات اٹھانے کی

یقین دہانی کرتی ہے ہم انکے خیالات کا احترام کرتے ہیں اور انکی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کو سراہتے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! میں اپنی معزز رکن محترمہ راحیلہ درانی صاحبہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ہماری بجٹ کے متعلق کا وشوں کو سراہا۔ میں تعلیم اور خصوصاً بچیوں کی تعلیم سے متعلق انکے خیالات کی قدر کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ امن و امان اور اپنے اساساتہ کی حفاظت سے متعلق سفارشات کی بھر پور حمایت کرتا ہوں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت صحت اور تعلیم کے شعبوں پر بھر پور توجہ دے رہی ہے اور بجٹ کا ایک بڑا حصہ ان پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ ہم نے امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے سنجیدہ اقدامات اٹھائے ہیں پولیس کو پورے وسائل کی فراہمی اور لیویز کی بحالی جیسے اقدامات اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ نیز تمام مکملوں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ ملازمتوں کی فراہمی میں میرٹ کا بھر پور خیال رکھا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! میں اپنے پیش رو اور معزز رکن جناب احسان شاہ صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیں اپنے انتہائی قیمتی خیالات سے مستفید کیا۔ انہوں نے صحیح طور پر استھانی قوتوں کے کردار کا ذکر کیا۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے غریب عوام کی بھر پور حمایت کرتے رہیں گے۔ ہم صوبہ بلوجستان کو NFC ایوارڈ کے حوالے سے اس کا جائز حق دلانے کی کوشش جاری رکھیں گے اس سلسلے میں ہم ضرور ان سے بھی رہنمائی حاصل کریں گے اور عنقریب شروع ہونے والے NFC کے اجلاس میں اپنا کیس بھر پور طریقے سے پیش کریں گے۔ اسکے علاوہ GDS سے متعلق بقایا جات حاصل کرنے کی بھی بھر پور کوشش کی جائیگی۔ اس سلسلہ میں انکی یہ تجویز کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جانے پر بھی ضرور عملدرآمد کیا جائے گا۔ میں بھیثیت وزیر خزانہ یہ سفارش بھی کروں گا کہ صوبہ میں صنعتی ترقی کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جائے اور اس سلسلہ میں بینکوں کی معاونت کی درخواست کی جائے گی۔

محترمہ فوزیہ مری کی تجویز اہمیت کی حامل ہیں بجٹ سے متعلق میں انکے خیالات کا احترام کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ ہم ریکوڈ ک میں بلوجستان کا جائز حصہ دوائیں گے۔ اسی طرح سیندک میں بھی مرکز سے صوبائی حصہ بڑھانے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ آپکی حکومت کی کوششوں سے رائٹی کی رقم تو بڑھادی گئی ہے مگر بقایا جات کی وصولی کی کوششوں کو بھی ہم ضرور جاری رکھیں گے۔

میں محترم رکن جناب حبیب الرحمن محمد حسنی کے قیمتی خیالات کو سراہتا ہوں۔ مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا جائے گا کہ NFC ایوارڈ کی تقسیم منصفانہ کی جائے۔ اسکے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا جائے گا کہ صوبہ کو سیندک

، ریکوڈ ک اور گوادر کے منصوبوں سے اس کا جائز حصہ دیا جائے۔ ہم انگی تجویز کہ بے روزگاری کے خاتمے کے لئے اقدامات کئے جائیں پر بھرپور عمل کرنے کی یقین دہانی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! میں محترمہ روزگاری صاحبہ جو کہ ایک تجربہ کار پارلینمنٹریں ہیں کے خیالات کا احترام کرتا ہوں۔ صحت اور تعلیم کے شعبوں میں انہوں نے جن مسائل کی نشاندہی کی ہے، ہم انکے حل کے لئے سنجیدہ کوشش کریں گے۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ محترمہ نے جو تجاویز دی ہیں ان پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

اسی طرح میں محترمہ رو بینہ عرفان صاحبہ کے بجٹ سے متعلق خیالات کی قدر کرتا ہوں۔ انہوں نے جن تجاویز کا ذکر کیا ہے، ہم ان پر بھرپور عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تعلیم کے معیار کو بلند کرنے لئے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ نیز بے گھر افراد کی آبادکاری کا مسئلہ بھی مرکزی حکومت کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

میں محترم رکن شاہنواز مری صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیں کامیاب بجٹ بنانے پر سراہا۔ وہ میرے ذاتی دوست ہیں میں ان کے خیالات کا احترام کرتا ہوں میں ان سے پوری طرح متفق ہوں کہ جنم کے لحاظ سے یہ سارا کم ہے لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ محدود وسائل کے باوجود بے روزگاروں کے لئے مرکزی حکومت سے ضرور مطالبہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ صرف دو فیصد رائٹلی کی بجائے صوبے کو یہاں سے پیدا ہونے والی معدنیات سے جائز حصہ دیا جائے۔ امن و امان کی صورت حال کو ہمہر بنا نے کے لئے حکومت سنجیدہ اقدام کر رہی ہے۔ جیسا کہ شاہنواز مری صاحب نے کہا ہے کہ کچھ ڈیپارٹمنٹس کے لئے پیسے نہیں رکھے گئے ہیں ملکہ سپورٹس اور ملکہ ایکسائز۔ محترم سپیکر صاحب! آپ اس دن کابینہ کی میٹنگ میں تھے اس دن بھی میرا ارادہ تھا کہ جتنے پیسے انہوں نے سپورٹ کے لئے مالگے اس ملکہ کے لئے پیسے رکھے جائیں اور یہ آج وہی بات کر رہے ہیں انشاء اللہ جب پیسے آجائیں گے تو یہ کی پوری کی جائے گی۔ شکر یہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: گلیو صاحب! آخری چٹ پڑھ لیں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا وزیر اعلیٰ اور اس ایوان کے تمام ممبران کا شکر یہ ادا کرتا ہوں ان کے تعاون سے ہم بجٹ پیش کرنے کے قابل ہوئے ہیں میں جناب چیف سیکرٹری اور اسے سی ایس کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جن کے تعاون سے یہ بجٹ بنایا۔ میں صوبائی اسمبلی کے ملازمین، ڈی پی آر کے فوٹو گرافرز اور سیکرٹری لاء کیلئے ایک اضافی بنیادی تنخواہ کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ اور دوسرے صوبوں کی طرح یہاں 1 سے 16 گرینڈ تک کے ملازمین کے لئے میں فیصد کے اضافے کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ شکر یہ جناب سپیکر!

جناب پسکر: میزانیہ بابت سال 2009ء پر بحث کامل ہوئی۔

سرکاری کا روائی

(1) وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون

مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء)

جناب پسکر: وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

سردار شاعر اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): میں وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء)۔

جناب پسکر: وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔

جناب پسکر: وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب پسکر: تحریک یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب پسکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) اور وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ 84 کے

مقضیات سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔

(2) بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون

مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء)

جناب سپیکر: وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء)۔

جناب سپیکر: بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔

جناب سپیکر: وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) اور بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے

متفقیات سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔

(3) ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

2009ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء)۔

جناب سپیکر: وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔
وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء)۔

جناب سپیکر: ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔

جناب سپیکر: وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ 84 کے متفقیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک یہ ہے کہ ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ 84 کے متفقیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)
اور ارکین بلوجستان صوبائی اسمبلی کے (مشاهرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ 84 کے متفقیات سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس آج شام پانچ بجے تک کے لئے متنوی کیا جاتا ہے۔

(اسے مکمل کا اجلاس شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

اسمبلی کی کارروائی شام 5 بجکر 20 منٹ پر دوبارہ زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی شروع ہوئی۔

مطالبات زر بابت سال 2009-10ء پر رائے شماری

جناب سپیکر: مطالبات زر بابت سال 2009-10ء پر رائے شماری روایتی رواں اخراجات وزیر خزانہ مطالبہ زر

نمبر 1 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 ارب 6 کروڑ 60 لاکھ 60 ہزار 4 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بدلہ مدد "جزل ایمنسٹریشن" (بشوں) آر گز آف سٹیٹ، فیکل ایڈمن، اکنا مکس ریکارڈینگ، سٹیٹ فنکس، پبلیسٹی اور انفار میشن، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 1 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 1 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 2 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 کروڑ 78 لاکھ 36 ہزار 2 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بدلہ مدد "صوبائی ایکسائز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 2 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 2 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 3 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 88 لاکھ 89 ہزار 5 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بدلہ مدد "اشامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 3 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 3 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 33 لاکھ 52 ہزار 3 سوروپ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”چار جز موڑ وہیکل ایکٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 4 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 4 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 5 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 1 لاکھ 18 ہزار 8 سوروپ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”دیگر میکس اور محصولات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 5 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 5 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 6 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 60 کروڑ 65 لاکھ 40 ہزار 5 سورپ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”پنشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 6 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 6 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 7 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 46 کروڑ 3 لاکھ 5 ہزار 9 سورپ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”ایڈنسٹریشن آف جسٹس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 7 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 7 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 8 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 20 کروڑ 76 لاکھ 66 ہزار 6 سو 70 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "صوبائی پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 8 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 8 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 9 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 35 کروڑ 21 لاکھ 21 ہزار 5 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "لیوینز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 9 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 9 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 10 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 26 کروڑ 1 لاکھ 85 ہزار 3 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "جمل خانہ جات و مقامات قید و بند" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 10 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 10 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 11 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 78 لاکھ 52 ہزار 5 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 11 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب زر نمبر 11 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب زر نمبر 12 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 92 لاکھ 54 ہزار 5 روپے سے متجاوز ہو
 وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران
 بسلسلہ مدد ”نا رکٹمکس کنٹرول“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب زر نمبر 12 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
 (تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب زر نمبر 12 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب زر نمبر 13 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 77 کروڑ 83 لاکھ 35 ہزار 2 روپے سے متجاوز
 نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء
 کے دوران بسلسلہ مدد ”سوں ورکس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب زر نمبر 13 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
 (تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب زر نمبر 13 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب زر نمبر 14 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 49 کروڑ 15 لاکھ 19 ہزار 8 روپے سے متجاوز
 نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء
 کے دوران بسلسلہ مدد ”پلک ہیلتھ سرویز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب زر نمبر 14 پیش ہوا۔ سوال یہ کہ تحریک منظور کی جائے؟
 (تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب زر نمبر 14 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب زر نمبر 15 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 52 کروڑ 20 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو
 ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد
 ”واسا“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب زر نمبر 15 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
 (تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 15 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 16 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 80 کروڑ 42 لاکھ 16 ہزار 4 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جومالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 16 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 16 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 17 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 98 لاکھ 8 ہزار 9 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جومالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "آثار قدیمه" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 17 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 17 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 18 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 65 کروڑ 1 لاکھ 90 ہزار 5 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جومالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 18 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 18 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 19 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 29 کروڑ 24 لاکھ 80 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جومالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد "افرادی قوت اور لیبرا انتظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 19 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 19 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 20 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 14 لاکھ 28 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”انتظامات، کھیل اور تفریجی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 20 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 20 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 21 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 43 لاکھ 5 ہزار 3 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”ثقافتی خدمات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 21 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 21 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 22 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 25 کروڑ 63 لاکھ 5 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”سماجی تحفظ و سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 22 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 22 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 23 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 55 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”قدرتی آفات (ریلیف)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 23 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب ز نمبر 23 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب ز نمبر 24 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 94 لاکھ 2 ہزار 5 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”وقاف“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب ز نمبر 24 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب ز نمبر 24 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب ز نمبر 25 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 74 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”خوارک“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب ز نمبر 25 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب ز نمبر 25 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب ز نمبر 26 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 63 کروڑ 98 لاکھ 69 ہزار 7 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”زراعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب ز نمبر 26 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالیب ز نمبر 26 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالیب ز نمبر 27 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 60 لاکھ 35 ہزار 8 سو 50 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”مالیہ اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالیب ز نمبر 27 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 27 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 28 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 31 کروڑ 93 لاکھ 8 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”امور حیوانات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 28 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 28 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 29 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 کروڑ 7 لاکھ 44 ہزار 2 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”جنگلات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 29 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 29 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 30 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 13 کروڑ 52 لاکھ 67 ہزار 5 سو 60 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 30 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 30 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 31 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 71 لاکھ 7 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”امداد بآہی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 31 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 31 منظور ہوا ذرخانہ مطالبہ زر نمبر 32 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 78 کروڑ 88 لاکھ 7 ہزار 7 سوروپے سے متجاوز نہ ہو ذریعہ اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”آپاشی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 32 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 32 منظور ہوا۔ ذرخانہ مطالبہ زر نمبر 33 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 73 لاکھ 43 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو ذریعہ اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”دیہی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 33 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 33 منظور ہوا۔ ذرخانہ مطالبہ زر نمبر 34 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 20 کروڑ 3 لاکھ 61 ہزار 10 روپے سے متجاوز نہ ہو ذریعہ اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”صنعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 34 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 34 منظور ہوا۔ ذرخانہ مطالبہ زر نمبر 35 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 17 لاکھ 98 ہزار 7 سوروپے سے متجاوز نہ ہو ذریعہ اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”سیشنزی اور طباعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 35 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 35 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 36 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 61 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بدلسلہ مدد ”معدنی وسائل (سائنسی شعبہ جات)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 36 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 36 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 37 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 13 لاکھ 25 ہزار 7 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بدلسلہ مدد ”اماڈی رقم ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 37 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 37 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 38 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 11 لاکھ 73 ہزار 1 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بدلسلہ مدد ”صوبائی پلک سیفی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 38 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 38 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 39 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بدلسلہ مدد ”سبسپیز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 39 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 39 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 40 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 22 ارب روپے سے متبازنہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی ایلوکیبل/جی ایس ٹی پروسیڈ (2.5) فیصد“ برداشت کرنے پڑیں گے۔
جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 40 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 40 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 41 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 30 کروڑ روپے سے متبازنہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”قرضہ جات اور پیشگی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔
جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 41 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 41 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 42 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 21 کروڑ 21 لاکھ 98 ہزار روپے سے متبازنہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”بیزل پلک سروز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔
جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 42 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 42 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 43 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 30 لاکھ روپے سے متبازنہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مد ”امن و عامہ اور حفاظتی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔
جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 43 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 43 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 44 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 ارب 54 کروڑ 72 لاکھ 62 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”معاشی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 44 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 44 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 45 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 12 کروڑ 94 لاکھ 32 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”ماحولیاتی اقدامات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 45 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 45 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 46 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 61 کروڑ 14 لاکھ 24 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”ہاؤ سنگ اور کیونٹی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 46 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زنمبر 46 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زنمبر 47 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 54 کروڑ 7 لاکھ 61 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران بسلسلہ مدد ”صحت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زنمبر 47 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 47 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 48 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 7 لاکھ 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران
بسیار مدد ”تفرقع، ثقافت اور مذهب“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 48 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 48 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 49 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 35 کروڑ 75 لاکھ 3 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران
بسیار مدد ”تعلیمی امور اور سر و سرہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 49 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 49 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 50 پیش کریں۔
وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 40 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2010ء کے دوران
بسیار مدد ”سماجی تحفظ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپکر: مطالبہ زر نمبر 50 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 50 منظور ہوا۔ (ڈیک بجائے گئے) پچاس مطالبات زر پر مشتمل مزانیہ بابت سال 2009-2010ء منظور ہوا۔ اس سال بلوچستان کے نئے مالی سال 2009-2010ء کا بجٹ بلوچستان اسمبلی نے منظور کر لیا میں اس موقع پر قائد ایوان نواب محمد اسلم خان رئیسانی اور وزیر خزانہ میر محمد عاصم کرد گیلو کو مبارکباد پیش کرتا ہوں (ڈیک بجائے گئے) اس سے پہلے کہ اجلاس ملتوی کریں اگر قائد ایوان بات کرنا چاہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان): جناب سپکر! آپ کا بہت شکر یہ۔

جناب پیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 26 جون 2009ء بروز جمعہ بوقت سہ پہر 3 بجے تک کلیئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 5 بجکر 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

